عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ
# ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATM-E-NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

قیمت: ۷ روپے

جلد: ۲۵ | ۱۷ تا ۲۳/ رمضان ۱۴۲۷ھ مطابق ۸ تا ۱۵/ اکتوبر ۲۰۰۶ء | شمارہ: ۳۸

## اعتکاف کی فضیلت

## بخششوں کا مہینہ رحمتوں کا خزینہ

## باطل کے خلاف جدّوجہد جاری رہے گی

ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی روداد

## روزے میں کوتاہیاں اور اُن کا تدارک

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

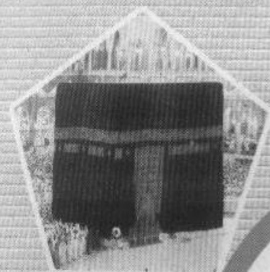

# آپ کے مسائل

شہیدِ اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ

## اگر خون حلق میں چلا گیا تو روزہ ٹوٹ گیا:

س:...... اگر کوئی روزہ سے ہے' اس حالت میں اس کے مسوڑھوں سے خون آ جائے اور حلق کے پار ہو جائے تو اس صورت میں روزہ پر کوئی اثر تو نہیں پڑے گا؟

ج:...... اگر یقین ہو کہ خون حلق میں چلا گیا تو روزہ فاسد ہو جائے گا' دوبارہ رکھنا ضروری ہوگا۔

## نہاتے وقت منہ میں پانی چلے جانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے:

س:...... کیا نہاتے وقت منہ میں پانی چلے جانے کی وجہ سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے' خواہ یہ غلطی جان بوجھ کر نہ کی ہو؟

ج:...... وضو' غسل یا کلی کرتے وقت غلطی سے پانی حلق سے نیچے چلا جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے' مگر اس صورت میں صرف قضا لازم ہے' کفارہ نہیں۔

## روزہ میں غرغرہ اور ناک میں پانی چڑھانا:

س:...... روزہ کی حالت میں غرغرہ اور ناک میں پانی چڑھانا ممنوع ہے' اب پوچھنا یہ ہے کہ یہ بالکل معاف ہے یا کسی اور وقت کرنا چاہئے؟

ج:...... روزہ کی حالت میں غرغرہ کرنا اور ناک میں زور سے پانی ڈالنا ممنوع ہے' اس سے روزے کے ٹوٹ جانے کا اندیشہ قوی ہے' اگر غسل فرض ہو تو کلی کرے' ناک میں پانی بھی ڈالے مگر روزے کی حالت میں غرغرہ نہ کرے' نہ ناک میں اوپر تک پانی چڑھائے۔

## روزے کی حالت میں سگریٹ یا حقہ پینا:

س:...... روزہ دار اگر سگریٹ یا حقہ پی لے تو کیا اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا؟

ج:...... روزہ کی حالت میں حقہ پینے یا سگریٹ پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اگر یہ عمل جان بوجھ کر کیا ہو تو قضا و کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔

## اگر ایسی چیز نگل جائے جو غذا یا دوا نہ ہو تو صرف قضا واجب ہوگی:

س:...... زید روزے سے تھا' اس نے سکہ نگل لیا' اب معلوم یہ کرنا ہے کہ کیا روزہ ٹوٹ گیا؟ کیا اس روزے کی صرف قضا واجب ہوگی یا کفارہ بھی ہوگا؟

ج:...... کوئی ایسی چیز نگل لی جس کو بطور غذا یا دوا کے نہیں کھایا جاتا تو روزہ ٹوٹ گیا اور صرف قضا واجب ہوگی' کفارہ واجب نہیں۔

## سحری ختم ہونے سے پہلے کوئی چیز منہ میں رکھ کر سو گیا تو روزے کا حکم:

س:...... میں رمضان المبارک کے مہینہ میں چھالیہ اپنے منہ میں رکھ کر بستر پر لیٹ گیا' خیال یہ تھا کہ میں اس کو اپنے منہ سے نکال کر روزہ رکھوں گا۔ اچانک آنکھ لگ گئی اور نیند غالب آ گئی' جب اٹھا تو سحری کا ٹائم نکل چکا تھا' اس وقت چھالیہ اپنے منہ سے نکال کر پھینک دی اور کلی کر کے روزہ رکھ لیا' کیا میرا روزہ صحیح ہو گیا؟

ج:...... روزہ نہیں ہوا' صرف قضا کریں۔

## روزے میں دانتوں میں پھنسے ہوئے گوشت کے ریشے نگلنے کا حکم:

س:...... میں نے ایک دن سحری گوشت کے ساتھ کی' دانتوں میں کچھ ریشے پھنسے رہ گئے' صبح نو بجے کچھ ریشے میں نے دانتوں سے نکال کر نگل لئے' اب آپ بتائیں کیا میرا روزہ ٹوٹ گیا؟

ج:...... دانتوں میں گوشت کا ریشہ یا کوئی چیز رہ گئی تھی' اور وہ خود بخود اندر چلی گئی تو اگر چنے کے دانے کے برابر یا اس سے زیادہ ہو تو روزہ جاتا رہا' اور اگر اس سے کم ہو تو روزہ نہیں ٹوٹا اور اگر باہر سے کوئی چیز منہ میں ڈال کر نگل لی تو خواہ تھوڑی ہو یا زیادہ اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

# ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد: ۲۵ شمارہ: ۳۸ ۱۷ تا ۲۳/ رمضان المبارک ۱۴۲۷ھ مطابق ۸ تا ۱۵/ اکتوبر ۲۰۰۶ء

## بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خان


سرپرست

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم
حضرت مولانا سید نفیس الحسینی صاحب دامت برکاتہم

مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
نائب مدیر اعلیٰ: مولانا محمد اکرم طوفانی
مدیر: مولانا اللہ وسایا

مجلس ادارت

○ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر ○ مولانا سعید احمد جلالپوری
○ علامہ احمد میاں حمادی ○ صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
○ صاحبزادہ طارق محمود ○ مولانا بشیر احمد
○ مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی ○ مولانا قاضی احسان احمد

سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
کمپوزنگ: محمد فیصل عرفان
قانونی مشیر: حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میو ایڈووکیٹ


## اس شمارے میں


| | | |
|---|---|---|
| ۲۵ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی کامیابی | اداریہ | ۴ |
| بخششوں کا مہینہ رحمتوں کا خزینہ | ابو رمیثہ دین پوری | ۶ |
| اعتکاف کی فضیلت | مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ | ۹ |
| روزے میں کوتاہیاں اور ان کا تدارک | مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ | ۱۶ |
| باطل کے خلاف جدوجہد جاری رہے گی | ابو سعید محمد یوسف | |
| ۲۵ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کی روداد | | ۱۸ |
| مذاہب عالم میں بنت حوا کا مقام | محمد اطہر شمسی کیرانوی | ۲۱ |
| عبرتناک انجام | افتخار احمد جرمنی | ۲۳ |
| خبروں پر ایک نظر | | ۲۵ |



زرتعاون بیرون ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر۔
یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر۔ سعودی عرب، متحدہ عرب امارات،
بھارت، مشرقِ وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر
زرتعاون اندرونِ ملک: فی شمارہ: ۷ روپے۔ ششماہی: ۱۷۵ روپے۔ سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک۔ ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت۔ اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور
اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں



رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون: ۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road.Karachi.
Ph: 2780337 Fax: 2780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۴۵۱۴۱۲۲-۴۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road, Multan
Ph: 4583486-4514122 Fax: 4542277

لندن آفس:
35,Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.k.
Ph: 0207-737-8199


ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری طابع: سید شاہد حسین مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## ۲۵ ویں سالانہ

# ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی کامیابی

اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے ۲۱، ۲۲/ ستمبر ۲۰۰۶ء بمطابق ۲۷، ۲۸/ شعبان المعظم ۱۴۲۷ھ بروز جمعرات، جمعہ ۲۵ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر بڑی آب وتاب، شان وشوکت اور تزک واحتشام سے منعقد ہوئی۔ جمعرات صبح بعد از فجر سے شروع ہوکر جمعہ عصر کی نماز پر بخیر وخوبی سے اختتام پذیر ہوگئی۔ الحمدللہ! امسال بھی تمام مکاتب فکر کی نمائندہ جماعتوں کی مرکزی قیادت نے کانفرنس میں شرکت سے سرفراز فرمایا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم اپنی علالت کے باوجود کانفرنس میں نہ صرف تشریف لائے بلکہ جمعہ کے روز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس عمومی کے اجلاس کی صدارت بھی فرمائی اور سالانہ ردِ قادیانیت کورس میں شرکت کرنے والے دوصد تیس علماء وطلباء کو اپنے ہاتھوں سے انعامی کتب اور اسناد تقسیم فرمائیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر شیخ الطریقت حضرت سیّد نفیس شاہ الحسینی دامت برکاتہم نے اپنی نمائندگی کے لئے حضرت مولانا یوسف خان مدظلہ کو کانفرنس میں شرکت کے لئے حکم فرمایا۔

امسال کانفرنس میں ملک بھر سے مشائخ اور شیوخ حدیث نے بھی کثرت سے شرکت فرمائی۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرؤف مدظلہ اسلام آباد، جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا کے شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ، جامعہ قاسمیہ سجاول کے شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالغفور قاسمی، تبلیغی مرکز رائے ونڈ کے استاذ الحدیث پیر طریقت مولانا نذر الرحمٰن مدظلہ، جامعہ حمادیہ منزل گاہ سکھر کے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد مراد ہالیجوی، جامعہ فرقانیہ راولپنڈی کے استاذ جناب قاری محمد زرین صاحب، جامعہ اشرفیہ لاہور کے اساتذہ احادیث حضرت مولانا فضل الرحیم، حضرت مولانا محمد یوسف خان، جامعہ امدادیہ فیصل آباد کے شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد طیب مدظلہ، جامعہ مدنیہ جدید لاہور کے مہتمم حضرت مولانا صاحبزادہ محمود میاں مدظلہ، پیر طریقت مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی، پیر طریقت مولانا قاضی محمد ارشد الحسینی، پیر طریقت مولانا عبدالرحیم نقشبندی، پیر طریقت مولانا خواجہ عبدالماجد صدیقی اور دیگر علماء کرام ومشائخ عظام نے شرکت سے ممنون احسان فرمایا۔

کانفرنس میں جمعیت علماء اسلام کی نمائندگی حضرت مولانا عبدالغفور حیدری مرکزی ناظم اعلیٰ اور حضرت مولانا ڈاکٹر خالد محمود سومرو سینیٹر جمعیت علماء اسلام صوبہ پنجاب کے بزرگ رہنما حضرت مولانا محمد عبداللہ دامت برکاتہم نے فرمائی۔

کانفرنس میں جماعت اسلامی پاکستان کے سربراہ اور متحدہ مجلس عمل کے امیر جناب قاضی حسین احمد صاحب نے شرکت سے ممنون فرمایا۔

جمعیت اہلحدیث کے رہنما حضرت مولانا سیّد ضیاء اللہ شاہ بخاری ساہیوال، مکرم جناب حافظ انجینئر ابتسام الٰہی ظہیر، جمعیت علماء پاکستان کے حضرت مولانا خان محمد قادری نے شرکت فرمائی۔

کانفرنس میں آخری خطاب خطیب اسلام حضرت مولانا سیّد عبدالمجید ندیم شاہ صاحب نے فرمایا۔

اس سال کانفرنس کے موقع پر سالانہ ردِ قادیانیت کورس کی اختتامی تقریب بھی منعقد ہوئی‘ جس میں دوصد تمیں شرکاء کورس کو اسناد اور انعامی کتب دی گئیں۔ مدرسہ تعلیم القرآن ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر کے ۲۱ طلباء کرام جنہوں نے حفظ اور گردان مکمل کر کے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا امتحان پاس کیا‘ ان کو بھی کانفرنس کے موقع پر اسناد دی گئیں اور ان کی دستار بندی کی گئی۔

اس سال کانفرنس کے موقع پر ۲۲/ستمبر بمطابق ۲۸/شعبان ۹ بجے صبح جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مجلس عمومی کا اجلاس منعقد ہوا‘ جس میں آئندہ تین سال کے لئے حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ اور حضرت سیّد نفیس الحسینی مدظلہ کو امیر مرکزیہ اور نائب امیر اتفاق رائے سے منتخب کیا گیا۔

حسب سابق کانفرنس کے موقع پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مطبوعات کی فروختگی کے لئے اسٹال لگایا گیا‘ کراچی سے خیبر تک تمام جماعتی رفقاء‘ علماء‘ مشائخ‘ مدارس کے اساتذہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین‘ مدرسہ تعلیم القرآن ختم نبوت مسلم کالونی کے اساتذہ کرام‘ طلباء‘ جامعہ طیبہ فیصل آباد کے حضرت مولانا قاری محمد ابراہیم رحیمی اور ان کے صاحبزادہ مولانا قاری محمد ابوبکر اور جامعہ طیبہ کے مدرسین وطلباء جامع مسجد بخاری جناح کالونی کے مدرسہ کے حضرت مولانا قاری محمد اشفاق صاحب ان کے مدرسین وطلباء‘ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مانسہرہ کے جناب عبدالرؤف روفی اور ان کی پوری سیکورٹی ٹیم‘ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جھنگ کے جناب محمد جاوید‘ جناب محمد اشفاق اور ان کی پوری ٹیم‘ جامعہ امدادیہ چنیوٹ کے مولانا سیف اللہ وغیرہ۔

غرض جن جن حضرات نے بھی کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے کسی بھی شعبہ میں کوئی ڈیوٹی سرانجام دی وہ سب مبارک باد کے مستحق ہیں۔ حق تعالیٰ ان حضرات کی محنتوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور ذریعہ آخرت بنائے۔

امسال کانفرنس میں ہمارے مخدوم‘ حکیم العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے جانشین حضرت مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی‘ پیر طریقت حضرت مولانا محمد طیب لدھیانوی‘ صاحبزادہ مفتی محمد بن جمیل خان شہیدؒ جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کے شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزی شہیدؒ کے جانشین حضرت مولانا مفتی تقی الدین شامزی‘ جناب صاحبزادہ طارق محمودؒ فیصل آباد کے جانشین جناب صاحبزادہ مبشر محمود ان حضرات نے بطور خاص کانفرنس میں نہ صرف شرکت فرمائی بلکہ اپنے خطابات سے کانفرنس کے سامعین کو محظوظ فرمایا۔ حق تعالیٰ شانہ اس کانفرنس کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین۔

## عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا سہ سالا انتخابات

### مولانا خواجہ خان محمد امیر اور سیّد نفیس شاہ الحسینی نائب امیر منتخب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سہ سالا مرکزی انتخابات ۲۲/ستمبر بروز جمعہ صبح نو بجے منعقد ہوئے‘ جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مجلس عمومی کے اراکین نے شرکت کی۔ اس موقع پر اتفاق رائے سے خواجہ خواجگان حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم العالیہ کو امیر مرکزیہ اور ولی کامل سیّد نفیس شاہ الحسینی مدظلہ العالی کو نائب امیر مرکزیہ منتخب کرلیا گیا۔ مرکزی ناظم اعلیٰ سمیت دیگر عہدوں پر عہدیداران کے چناؤ کا اختیار مولانا خواجہ خان محمد کو دے دیا گیا کہ وہ اپنی صوابدید پر ان عہدوں پر موزوں افراد کو نامزد کریں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دستور کے تحت ہر تین سال بعد جماعتی سطح پر انتخابات کا انعقاد ضروری ہے۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ خواجہ خواجگان‘ شیخ المشائخ‘ حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم العالیہ کی امارت اور ولی کامل‘ سیّد الاولیاء‘ شیخ طریقت‘ حضرت اقدس سیّد نفیس شاہ الحسینی دامت برکاتہم العالیہ کی رہنمائی میں جماعت کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین۔

رمضان المبارک

# بخششوں کا مہینہ' رحمتوں کا خزینہ

الحمدلحضرة الجلالة والصلوٰة والسلام علی خاتم الرسالة وعلی اله واصحابه الذین اوفوا عهده. اما بعد!

ماہ رمضان اپنی لامتناہی برکتوں' بے پناہ رحمتوں' لامحدود انعامات اور امتیازی خصوصیات کو سمیٹے ہوئے امت مسلمہ پر سایہ فگن ہے' لیجئے سرکش شیطان قید کردیے گئے' اعمال کا اجر وثواب بڑھا دیا گیا' جنت کو صالحین کے لئے مزین کردیا گیا' ہزار مہینوں سے افضل رات بھی دے دی گئی' پہلے عشرہ کو ذات ذوالمنن کے بحر رحمت کی جولانیوں کا مظہر قرار دے دیا گیا' دوسرے عشرے کو مغفرت وبخشش اور گناہوں کی معافی کے پروانے جاری کرنے کے لئے منتخب کرلیا گیا' آخر تو آخر ہے' جہنم سے آزادی اور چھٹکارے کے لئے احسان الٰہی' رحمتِ خداوندی بہانوں کی تلاش میں گم ہوگئی کیونکہ وہ تو تھوڑی سی توجہ اور رجوع الی اللہ سے موسلا دھار برستی ہے۔

کس قدر سعادت مندی ہے کہ ماہ رمضان کی ان ساعتوں کو قیمتی اور غنیمت جان کر ان سے پورے طور پر نفع اٹھایا جائے کیونکہ:

اس کے الطاف تو ہیں عام شہیدی سب پر
تجھ سے کیا ضد تھی اگر تو کسی قابل ہوتا

## روزہ کا مفہوم وفلسفہ:

روزہ ارکانِ اسلام میں سے تیسرا اہم رکن اور عمود ہے۔ عربی میں اس کو ''صوم'' سے تعبیر کیا جاتا ہے' جس کے لفظی معنی ''روکنے اور چپ رہنے'' کے ہیں۔ بعض مواضع میں صوم کو صبر بھی کہا گیا ہے اور صبر کا معنی ضبط نفس' ثابت قدمی اور استقلال ہے' ان معانی لغویہ سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ دین اسلام کی اصطلاح میں روزہ کا مفہوم اور مطلب یہ ہے کہ ہوائے نفسانی' خواہش بہیمی سے اپنے آپ کو روکنا اور حرص و ہوس کے پھسلا دینے والے مواقع میں ثابت قدم رہنے کا نام ''صوم'' ہے۔ عام طور پر نفسانی خواہشات کا مظہر تین چیزیں ہیں: کھانا' پینا اور مرد وعورت کے جنسی تعلقات۔ ان اشیأ ثلاثہ سے ایک مدت متعینہ تک رکے رہنے کا نام اصطلاح فقہ وشرع میں صوم ہے'

ابوزمیثہ دین پوری

لیکن ان ظاہری خواہشات کھانے پینے وغیرہ سے رکے رہنے کا نام ہی روزہ نہیں بلکہ باطنی خواہشات اور برائیوں سے دل ودماغ' اعضا وجوارح کا محفوظ رکھنا بھی روزہ کے معنی ومفہوم میں داخل ہے' حق تعالیٰ شانہ کے خاص بندوں کے نزدیک روزہ کی حقیقت یہی ہے کہ ایام رمضان میں ظاہری خواہشات سے رکے رہنے کے ساتھ ساتھ باطنی برائیوں سے بھی اجتناب واحتراز کیا جائے۔

روزہ امراض روحانیہ کے لئے اللہ جل مجدہ کی طرف سے اکسیر اعظم ہے' چونکہ یہ ایک قسم کی دوا ہے اور دوا کو بقدر دوا ہی ہونا چاہئے' اگر پورا سال اس دوا میں صرف کردیا جاتا تو ایک غیر طبعی' غیر موزوں علاج ہوتا اور مسلمانوں کی جسمانی جدوجہد کا خاتمہ ہوجاتا' ان کی شگفتگی مزاج مٹ جاتی اور عمدگی طبع مضمحل ہوکر رہ جاتی' اور اگر ایک دو دن کا تنگ ومحدود زمانہ رکھا جاتا تو اتنی قلیل مدت میں وہ مقاصد حاصل نہ ہوتے جن کے لئے روزہ کی مشروعیت اور فرضیت ہوئی' چنانچہ ایک ماہ کی مدت عبادۃ صوم کی ادائیگی کے لئے تخصیص وتحدید کردی گئی' تاکہ افراد ملت بیک وقت اس فریضہ خداوندی کو ادا کرکے اسلام کے نظام وحدت کا مظاہرہ کریں' پھر اس کے لئے وہی زمانہ اور مہینہ مناسب ہوا جس میں قرآن حکیم کا نزول شروع ہوا۔

اسلامی عبادات واحکام کا قالب روح سے مزین ہے اور ان میں روحانیت خواب جلوہ گر ہے' ان سے جسمانی ریاضت مقصد نہیں' اگرچہ ضمناً وتبعاً حاصل ہوتی ہے' ورنہ تو نماز سے پہلے روزہ کی فرضیت ہوتی اس لئے کہ روزہ عرف عام میں فاقہ کشی کا نام ہے۔ اہل عرب کو معاشی واقتصادی بدحالی کی وجہ سے اکثر یہ سعادت نصیب ہوجاتی تھی' اہل عرب نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے رفقاء سے تمدنی تعلقات منقطع کرلئے تھے تو اس حالت میں روزہ ہی ایک ایسا فریضہ تھا جو عرب کے لئے عموماً اور مسلمانوں کے خصوصاً موزوں تھا۔ نیز یہ کہ نماز وحج کی طرح اس میں کسی قسم کی مزاحمت کا خدشہ بھی نہ تھا

بلکہ یہ ایک خاموش طریقہ عبادت تھا' جسے آسانی سے بلا روک ٹوک جاری رکھا جاسکتا تھا لیکن ایسا نہیں ہوا بلکہ روزہ کی مشروعیت بعد میں ہوئی کیونکہ دین اسلام میں عبادات کو امراض روحانی کا علاج قرار دیا گیا ہے' جن کا استعمال اسی وقت ہوگا جب امراض پیدا ہوجائیں یا پیدا ہونے کا اندیشہ ہو' یہ امراض قوئ شہوانیہ کی شگفتگی' دنیاوی ریل پیل کی محبت اور لذات حسیہ کے انہماک سے پیدا ہوسکتے تھے جبکہ مکہ مکرمہ میں یہ تمام تر ساز وسامان مفقود تھا' سرور عالمؐ مدینہ طیبہ تشریف لائے' کفار کے ظلم سے نجات ملی' فتوحات کا باب وسیع ہوا' اب وہ وقت آ گیا یا آنے والا تھا کہ دنیا اپنی اصلی صورت میں آکر مسلمانوں کو اپنے جال میں گرفتار اور اپنے حسن کا پرستار کرے' اس مرض کے پیدا ہونے سے پیشتر احتیاط کی ضرورت تھی اور وہ روزہ کی فرضیت کی شکل میں ۲ھ کو پوری ہوئی۔

مذکورہ بالا کلام سے ان بے دانش دانشوروں کی کج فہمی کا ازالہ اور ناواقفیت کا دفعیہ بھی ہوگیا' جنہوں نے عبادات کے سلسلہ میں فلسفیانہ موشگافیاں کرتے ہوئے کہا کہ چونکہ ابتدائے اسلام میں مسلمانوں کو اکثر فاقوں کی نوبت آتی تھی' اس لئے ان کو صبر کا خوگر بنایا گیا اور روزہ کو لازم کیا گیا جبکہ احکام دین اور اصول اسلام کے مطابق روزہ کا وجوب جس طرح فاقہ کشوں کے حق میں ہے' اسی طرح شکم سیروں کے حق میں بھی ہے۔

## روزہ کے فضائل:

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت کو رمضان شریف کے بارے میں پانچ چیزیں بطور خاص دی گئیں ہیں جو دوسری امتوں کو نہیں ملی ہیں:

اول:...... یہ ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بدبو (بدبو کے بجائے صرف بو احسن ہے) اللہ کے نزدیک مشک سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

دوم:...... یہ کہ ان کے لئے دریاؤں کی مچھلیاں تک دعائے مغفرت کرتی رہتی ہیں۔

سوم:...... یہ کہ جنت ان کے لئے آراستہ کی جاتی ہے' پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قریب ہے کہ میرے بندے دنیا کی مشقتیں پھینک کر تیری طرف آئیں۔

چہارم:...... سرکش شیطان قید کردیئے جاتے ہیں' وہ رمضان میں ان برائیوں تک نہیں پہنچ سکتے' جن کی طرف غیر رمضان میں پہنچ جاتے ہیں۔

پنجم:...... رمضان کی آخری رات میں روزہ داروں کی مغفرت کردی جاتی ہے۔ (رواہ احمد)

حدیث میں ارشاد ہے:

"اگر لوگوں کو یہ معلوم ہوجائے کہ رمضان کیا چیز ہے' تو وہ اس بات کی تمنا کریں کہ سارا سال رمضان ہوجائے' جو شخص بلا کسی عذر شرعی کے ایک دن رمضان کا روزہ نہ رکھے' غیر رمضان چاہے تمام عمر روزے رکھے اس کا بدل نہیں ہوسکتا۔" (رواہ الترمذی فی کتاب الصوم)

جیسے ظاہری دشمن سے مدافعت کی جاتی ہے' بعینہ روزہ سے باطنی دشمن شیطان' ہوائے نفس سے دفاع کیا جاتا ہے۔ حضرت جبرئیل نے اس شخص پر بددعا کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین کہی کہ جس نے رمضان المبارک کا مہینہ پایا اور اپنی بخشش نہ کروائی' گناہوں کی معافی وتلافی نہ کروائی ہو' اگر رمضان کا خیرو برکت' بخشش و رحمت کا مہینہ بھی غفلت' تکاسل وتساہل اور گناہوں کی آلودگیوں میں گزر جائے تو ایسے شخص کی ہلاکت میں اور مستوجب وعید ہونے میں کیا تامل ہے؟ اس زمانہ میں جب اللہ کی رحمت بارش کی طرح موسلا دھار برستی ہے' کوئی شخص اپنی بداعمالیوں' سیاہ کاریوں کے سبب مغفرت سے محروم رہتا ہے اور توبہ وانابت الی اللہ نہیں کرتا تو اس کے لئے اور کون سا لمحہ سعادت ہوگا جو ذریعہ نجات ہوجائے گا۔ ان ایام میں رحمت خداوندی بار بار اپنی طرف دعوت دے رہی ہوتی ہے' ایسی حالت میں غفلت کا پردا تار کرکے توبہ کا دروازہ کھٹکھٹانا ہی خوش بختی ہے۔

## روزہ اور اس کے آداب:

اول:......صوفیا ومشائخ نے روزہ کے بہت سے آداب ذکر کئے ہیں' اولاً یہ کہ نگاہ کی حفاظت کی جائے کہ کسی بے محل جگہ پر نظر نہ پڑے حتیٰ کہ اپنی بیوی کو بھی نظر شہوت سے نہ دیکھنا ہو' لہو ولعب' لغویات و خرافات اور ناجائز کاموں میں نہ پڑے' حاصل یہ کہ آنکھ کا ایسا استعمال جس سے شریعت نے روکا ہو نہ کرے۔

دوم:...... زبان کی حفاظت ہے' جھوٹ' بدگوئی' سب وشتم' غیبت' چغل خوری وغیرہ تمام چیزوں سے احتراز کرے' زبان سے جو گناہ صادر ہوتے ہیں بالکل بے لذت ہوتے ہیں مگر ان کے سبب جہنم میں ڈالا جائے گا اور اس پر گرفت ہوگی' حق یہ ہے کہ اگر بندہ زبان کی حفاظت کرے تو دین کے تمام اوامر ونواہی پر عمل ہوجاتا ہے جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ارشاد ہے کہ تم مجھے اپنی زبان اور شرمگاہ کی ضمانت دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں' دوسری حدیث میں ارشاد ہے:

"لوگوں کو ان کے منہ کے بل جہنم میں گرانے والی چیز زبان کی کھیتیاں ہیں۔"

اس لئے روزہ کی حالت میں خصوصاً حفاظت لسان کا اہتمام ہونا چاہئے۔

سوم:...... روزہ دار کے لئے ضروری ہے کہ کان کی حفاظت کرے' ہر مکروہ چیز جس کا کہنا اور زبان سے تلفظ کرنا ناجائز ہے اس کو سننا بھی حرام ہے' یہی وجہ ہے کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ غیبت کرنے والا اور سننے والا دونوں گناہ میں شریک ہیں۔

چہارم:...... باقی تمام اعضائے بدن کی حفاظت اوران سے متعلق ناجائز افعال سے احتراز کرے' کیونکہ روزہ ایک دوا ہے اور دوا کے استعمال میں پرہیز بھی بتائے جاتے ہیں تب ہی مرض سے مکمل نجات ملتی ہے' اگر امور مذکورہ کی رعایت نہ کی جائے تو ایسے ہی ہے جیسے ایک شخص مرض کا علاج کرتے ہوئے کچھ زہر بھی پی لیتا ہے' اس کا انجام کس سے مخفی ہے؟ یہی وجہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بہت سے روزہ داروں کو روزہ کے ثمرات سے سوائے بھوکا رہنے کے اور بہت سے شب بیداروں کو سوائے جاگنے کے کچھ ہاتھ نہیں آتا'' (رواہ ابن ماجہ)

پنجم:...... کثرت استغفار کرنا اور ڈرتے رہنا کہ نہ معلوم یہ روزہ اللہ تعالیٰ کے ہاں شرف قبولیت پائے گا یا نہیں؟ کیا خبر کسی لغزش کا ارتکاب ہوگیا ہو؟ جس کی وجہ سے عبادت منہ پر ماردی جائے اور ہمیں اس کی طرف التفات بھی نہ ہو۔

ششم:...... افطار کے وقت حلال مال سے صرف بقدر کھانا اور شکم سیر ہوکر نہ کھانا ورنہ روزہ کا اصل مقصود فوت ہوجائے گا کیونکہ روزہ سے مطلوب تو قوت شہوانیہ' طاقت بہیمیہ کا کم کرنا ہے اور جب تک یہ قوت کم نہ ہوگی ملکہ روحانیہ' قوت ملکوتیہ حاصل نہ ہوگی۔

ہفتم:...... دل کا اللہ کے سوا کسی اور چیز کی طرف متوجہ نہ ہونے دینا' کوشش کی جائے کہ اخلاص واختصاص کا کمال درجہ پیدا ہو۔

ہشتم:...... سحری کھانا کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ سحری کھانے والوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں' یہ اہل کتاب اور ہمارے مابین فرق ہے' کیونکہ وہ سحری نہیں کھاتے تھے۔ متعدد احادیث میں سحری کی ترغیب وارد ہے' اس کے مستحب ہونے پر اجماع ہے' اس لئے کچھ نہ کچھ تو کھا ہی لینا چاہئے۔

نہم:...... تعجیل افطار کرنا اور دوسروں کو روزہ افطار کرانا جیسا کہ حدیث نبویؐ ہے کہ جو شخص حلال کمائی سے روزہ افطار کرائے' اس پر رمضان کی راتوں میں فرشتے رحمت بھیجتے ہیں' حضرت جبرئیل مصافحہ کرتے ہیں' اس کی علامت یہ ہے کہ اس وقت میں رقت قلب پیدا ہوتی ہے اور آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں۔

دہم:...... افطار کے وقت اہتمام سے دعا کرنا اور خشوع وخضوع کرنا' کھانے پینے میں منہمک ہوکر ان مستجاب گھڑیوں کو ضائع نہ کرنا چاہئے' کیونکہ حدیث میں روزہ دار کی افطار کے وقت دعا قبول ہونے کی بشارت سنائی گئی ہے۔

قرآن کریم نے روزہ کے اغراض و مقاصد مختصر جامع بلیغ جملوں میں بیان کردیئے ہیں۔

۱:...... ہدایت کے عطا ہونے پر اللہ کی عظمت شان' جلالتِ مقام بیان کرو۔

۲:...... انعامات خداوندی فتح مکہ' غزوہ بدر میں کامیابی' لیلۃ القدر' اعتکاف' فرضیت صوم اور نزول قرآن وغیرہ پر شکر کرو' کیونکہ ارشاد الٰہی ہے: ''لئن شکرتم لازیدنکم۔''

۴:...... ''لعلکم تتقون'' (تاکہ تم پرہیز گار بنو اور تم میں تقویٰ پیدا ہوجائے) کیونکہ فرمان ربانی ہے: ''ان اکرمکم عنداللہ اتقاکم'' (اللہ کے ہاں عزت واکرام' تعظیم واعزاز کا سبب تقویٰ ہے' تقویٰ اس کیفیت کا نام ہے' جس کے حاصل ہونے کے بعد دل کو گناہوں سے نفرت اور نیکیوں کی رغبت ہوتی ہے)۔

۵:...... صبر واستقلال' استقامت وعزیمت اور تحمل وبرداشت کا مادہ پیدا ہو' تمام رمضان میں اس امر کی تمرین ومشق ہوتی ہے۔

۶:...... روزہ بہت سے گناہوں سے محفوظ رکھتا ہے' اس لئے بہت سے گناہوں کا کفارہ ہے' یہی مطلوب ہے جو حد درجہ محمود ہے۔

۷:...... چند دن بھوکا اور پیاسا رہ کر فقیروں' فاقہ مستوں کی اذیت اور بھوک و پیاس کی تکلیف کا احساس ہو کیونکہ سوزِ جگر کے سمجھنے کے لئے سوختہ جگر ہونا لازمی ہے۔

اس ماہ مبارک میں تلاوت ودیگر ادعیہ واوراد کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل دعا کا اہتمام ضرور کرنا چاہئے: ''لا الہ الا اللہ استغفر اللہ اسئلک الجنۃ واعوذبک من النار۔''

ماہ رمضان میں دو قیمتی سعادتیں اعتکاف کرنا اور لیلۃ القدر کی تلاش میں عشرہ اخیرہ کی طاق راتوں میں بالخصوص جاگنا ہے' اہمیت وافادیت' فضائل ومحاسن میں یہ بھی کم نہیں' احکام ومنہیات کی اطاعت کے بعد بھی حق تعالیٰ شانہ کے فضل وکرم ہی سے امید مغفرت اور رجاء نجات ہونی چاہئے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد
والہ واصحابہ اجمعین
برحمتک یا ارحم الراحمین۔

☆......☆......☆

# اعتکاف کی فضیلت

درج ذیل مضمون حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید نوراللہ مرقدہٗ کی ایک تقریر ہے جو آپؒ نے اعتکاف کے موضوع پر جامع مسجد فلاح میں معتکفین سے خطاب کرتے ہوئے فرمائی۔

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں اعتکاف کی نیت سے اپنے گھر میں جمع ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ یہ اس کا بڑا انعام عظیم ہے۔ آپ حضرات دور ونزدیک سے تشریف لائے ہیں اور یہ آنا محض اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ہے، اور اس کے پاک گھر میں جمع ہونے کے جو فضائل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائے ہیں، ان فضائل کو حاصل کرنے کے لئے ہے۔ حق تعالیٰ شانہ ہم سب کی حاضری کو قبول فرمائے۔

ایک دن ہمارے حضرت ڈاکٹر عبدالحیٔ عارفی نوراللہ مرقدہٗ (خلیفہ مجاز حضرت تھانویؒ) فرمانے لگے کہ بھئی! مولانا رومیؒ کا ایک شعر ہے:

یک زمانہ صحبت با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

ترجمہ: ''تھوڑے سے وقت کے لئے کسی اللہ کے مقبول بندے کے پاس بیٹھ جانا سوسال کی بے ریا عبادت سے بہتر ہے۔''

یہ شعر پڑھ کر حضرتؒ فرمانے لگے کہ تم سب کے سب اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے آئے ہو، محض اللہ تعالیٰ کے لئے میرے پاس جمع ہوئے ہو، اس وقت تم سب کے سب اولیاء ہو، اور میں تمہاری صحبت میں بیٹھا ہوں۔ اللہ اکبر! بہت اچھی بات فرمائی حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے۔ بھائی! کوئی کسی دشمن کے گھر تو نہیں جایا کرتا، دوست کے گھر جایا کرتا ہے۔ آپ حضرات اللہ کے گھر میں حاضر ہوئے ہیں تو محض اللہ تعالیٰ کی دوستی کی وجہ سے حاضر ہوئے ہیں، اس لئے اس وقت آپ لوگ ولی اللہ ہیں، اللہ کے دوست ہیں۔ اللہ ہمیں بھی اپنے مقبول بندوں کے ساتھ ملحق فرمادے۔

## اعتکاف کی فضیلت:

یہ اعتکاف کی عبادت بہت اونچی عبادت ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

''اور جب ہم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بیت اللہ کا ٹھکانا بتلایا، بیت اللہ کی جگہ بتلائی (تو ہم نے ان کو چند حکم دیئے، ایک تو یہ) کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرانا، (یہ سنایا مکہ کے مشرکین کو کہ انہوں نے اللہ کے گھر کو بت پرستی کا اڈہ بنا رکھا تھا) اور (ایک حکم ہم نے یہ دیا کہ) میرے گھر کو طواف کرنے والوں کے لئے اور (نماز میں) قیام کرنے والوں کے لئے، اور رکوع، سجدہ کرنے والوں کے لئے (تمام ظاہری اور معنوی نجاستوں سے) پاک رکھئے۔''

یہ طواف تو مخصوص ہے بیت اللہ شریف کے لئے، جہاں تک اعتکاف کا تعلق ہے، یہ تمام مساجد میں ہوتا ہے۔ کعبہ والی مسجد جو کعبہ کے اردگرد ہے اور جس کو مسجد حرام کہتے ہیں، اس میں اعتکاف کرنا سب سے افضل ہے، دوسرے نمبر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں، تیسرے نمبر پر بیت المقدس کی مسجد میں، اور اس کے بعد تمام مساجد برابر ہیں، البتہ جس مسجد میں نماز پنج گانہ ہوتی ہو، اس میں اعتکاف افضل ہے اور پھر ترجیح کی وجوہ اور بھی ہوسکتی ہیں، کسی مسجد میں وعظ اور درس ہوتا ہے، اصلاح وارشاد کا سلسلہ جاری ہے، وہاں اس نیت سے کہ ہمیں فائدہ پہنچے گا، اعتکاف کرنا افضل ہوگا۔

## اعتکاف کی قسمیں:

اعتکاف ایک تو مسنون ہے، اور وہ ہے آخری عشرے کا اعتکاف (رمضان المبارک کے آخری دس دن کا اعتکاف) یہ مسنون ہے بطور سنت مؤکدہ علی الکفایہ، یعنی سنت مؤکدہ ہے بطور کفایہ کے، جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ایک آدمی محلے میں اعتکاف بیٹھ جائے تو مسجد کا حق ادا ہوجائے گا، اور محلے والے ترک اعتکاف کی وجہ سے گناہ گار نہ ہوں گے، لیکن اگر وہاں پر کوئی شخص بھی اعتکاف نہیں بیٹھا تو پورا محلّہ مسجد کی حق تلفی کرنے والا شمار ہوگا۔ بہت سے دیہات ایسے ہیں جن میں مسجد

اعتکاف سے محروم رہتی ہے بلکہ بہت سے قصبات ایسے ہیں کہ وہاں بعض مساجد میں کوئی بھی اعتکاف میں بیٹھنے والانہیں۔ میں نے اپنے بچپن میں دیکھا تھا کہ کسی ایسے جاہل آدمی کو پکڑ کر اعتکاف میں بٹھا دیتے تھے جو کچھ بھی نہیں جانتا اور اس کو کہتے تھے کہ میاں تمہاری روٹی پانی کا انتظام ہم کر دیں گے تم مسجد میں اعتکاف بیٹھ جاؤ۔ وہ غریب سمجھتا تھا کہ مجھے دس دن کے لئے قید کر رہے ہیں لیکن یوں سوچ کر کہ روٹی ملے گی اعتکاف میں بیٹھ جاتا تھا۔

بہرحال رمضان المبارک کے آخری عشرہ کا اعتکاف تو مسنون ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ آنے کے بعد حتی الوسع کبھی بھی اس میں ناغہ نہیں فرمایا ایک سال کسی عذر کی وجہ سے ناغہ ہوگیا تھا تو دوسرے سال بیس دن کا اعتکاف فرمایا گویا گزشتہ سال کے دس دن کی قضا بھی کی اور رمضان المبارک کے آخری عشرہ کے علاوہ دوسرا اعتکاف مستحب ہے اس کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ جب بھی آپ مسجد میں قدم رکھیں تو اعتکاف کی نیت کرلیں کہ میں جب تک اس مسجد میں رہوں اعتکاف کی نیت کرتا ہوں اور اگر کوئی شخص منت مان لے کہ اگر میرا فلاں کام ہوجائے تو اتنے دن کا اعتکاف کروں گا تو کام ہوجانے کی صورت میں اتنے دنوں کا اعتکاف اس کے ذمہ لازم ہوجاتا ہے اور یہ اعتکاف واجب کہلاتا ہے۔

یہ تو میں نے اعتکاف کا مسئلہ بیان کیا۔ ہمارے شیخ (حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی) نور اللہ مرقدہ نے اپنے رسالہ ''فضائل رمضان'' میں اعتکاف کی فضیلت میں یہ حدیث نقل کی ہے اور یہ حدیث مشکوٰۃ شریف میں ہے:

'' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ایک مرتبہ مسجد نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں معتکف تھے آپ کے پاس ایک شخص آیا اور سلام کر کے چپ چاپ بیٹھ گیا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس سے فرمایا کہ میں تمہیں غمزدہ اور پریشان دیکھ رہا ہوں کیا بات ہے؟ اس نے کہا کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے بیٹے! میں بے شک پریشان ہوں کیونکہ فلاں کا مجھ پر حق (قرض) ہے اور (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اطہر کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ) اس قبر والے کی عزت کی قسم! میں اس حق کے ادا کرنے پر قادر نہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اچھا کیا میں اس سے تیری سفارش کروں؟ اس نے عرض کیا کہ جیسے آپ مناسب سمجھیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یہ سن کر جوتا پہن کر مسجد سے باہر تشریف لائے اس شخص نے عرض کیا کہ آپ اپنا اعتکاف بھول گئے؟ فرمایا: بھولا نہیں ہوں بلکہ میں نے اس قبر والے (صلی اللہ علیہ وسلم) سے سنا ہے'' اور ابھی زمانہ کچھ زیادہ نہیں گزرا'' یہ الفاظ کہتے ہوئے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے کہ: جو شخص اپنے بھائی کے کسی کام میں جائے اور کوشش کرے یہ اس کے لئے دس برس کے اعتکاف سے افضل ہے اور جو شخص ایک دن کا اعتکاف بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقیں آڑ بنا دیتے ہیں جن کی چوڑائی آسمان اور زمین کی درمیانی مسافت سے بھی زیادہ ہے۔''

## اعتکاف کے لئے اخلاص شرط ہے:

اور جب ایک دن کے نفل اعتکاف کا ثواب یہ ہے تو رمضان المبارک کے آخری عشرے کے اعتکاف کا کتنا ثواب ہوگا؟ ہم اس کا اندازہ نہیں کرسکتے ہیں۔ ہم کیا اندازہ کریں گے اندازہ ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ ہمارے قیاس اور اندازہ سے باہر ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہو کوئی اور مقصد درمیان میں نہ ہو اور یہ نیت کرلینا کچھ مشکل نہیں ہے اگر پہلے اس نیت کا استحضار نہیں تھا تو اب کرلو بہت آسان ہے۔ بھئی نیت تو اپنے قبضے کی چیز ہے اگر کسی شخص کی نیت میں کسی اور چیز کی ملاوٹ تھی تو اس ملاوٹ کو ہٹادے اور اب نیت کرلے کہ یااللہ! میں نے صرف آپ کی رضا کے لئے یہ کام کیا ہے اور کررہا ہوں اگر اس میں میرے نفس کی کوئی شرارت شامل ہے اگر اس میں کوئی دنیاوی مفاد شامل ہے اگر اس میں کوئی عزت وجاہ کا مسئلہ شامل ہے تو یااللہ! میں اس سے برأت کا اظہار کرتا ہوں بس نیت صحیح ہوگئی۔ غرض یہ کہ اللہ تعالیٰ سے عرض کردیا جائے کہ میں یہاں آپ کے گھر میں بس آپ کی رضا کے لئے بیٹھنا چاہتا ہوں اور بیٹھا ہوں اس میں میری اور کوئی غرض شامل نہیں اگر کوئی اور غرض شامل ہو تو میں اس سے توبہ کرتا ہوں۔ ایک تو یہ شرط ہوئی۔

## مسجد کا ادب بجالایا جائے:

اور دوسری یہ کہ اللہ تعالیٰ کے گھر بیٹھے اللہ تعالیٰ کا گھر سمجھتے ہوئے اور اس کی عظمت کا حق بجالاتے ہوئے عام حالات میں بھی مسجد کے اندر شوروشغب یا ہلڑبازی

جیسی کوئی چیز جو وقار کے خلاف ہو نہیں کرنی چاہیے۔

مسجد کے بارے میں بار بار ہم ایک ہی لفظ بول رہے ہیں ''اللہ کا گھر'' اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ مسجد واقعی اللہ کا گھر ہے' اللہ کی بارگاہ عالی ہے اور کسی معمولی حاکم کے دربار میں جا کے بھی آپ نہ بلند آواز سے باتیں کریں گے' نہ وہاں چیخیں گے' نہ وہاں کوئی بات وقار کے خلاف کریں گے' بلکہ جتنی دیر آپ وہاں اس کی بارگاہ میں رہیں گے' اپنی وسعت کی حد تک نہایت ہی ادب اور احترام کے ساتھ رہیں گے' اسی طرح جب مساجد میں آؤ تو نہایت تقویٰ کے ساتھ آؤ اور سکون و وقار کے ساتھ رہو' قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اور جو شخص کہ تعظیم کرے شعائر اللہ کی
تو یہ بات ہے دلوں کے تقویٰ کی وجہ سے۔''

جس قدر دل میں تقویٰ ہوگا' اسی قدر اللہ کی نشانیاں' اللہ کے شعائر' جن میں مسجد سب سے پہلے شامل ہے' ان کا ادب ہوگا اور جتنا ادب ہوگا' اتنا دل میں تقویٰ آئے گا۔ ایک صاحب مکہ مکرمہ میں میرے ساتھ تراویح کی نماز میں کھڑے تھے' وہ کبھی ایک طرف جھک جاتے کبھی دوسری طرف' ان صاحب نے میرا کندھا تھکا دیا' اور ہاتھ کو کبھی کہیں لے جاتے اور کبھی کہیں لے جاتے (ہم میں سے اکثر کا یہی حال ہے)۔

## دل میں خشوع ہو تو اعضاء میں بھی خشوع ہوگا:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا کہ نماز پڑھتے ہوئے اسی طرح اس کے ہاتھ چل رہے تھے کبھی ادھر کبھی ادھر' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اس کے دل میں' اس کے قلب میں خشوع ہوتا تو اس کے اعضاء میں بھی اس کے اثرات ہوتے۔ آپ کتنے ادب' کتنے سکون اور کتنے وقار کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں؟ اسی سے اندازہ ہوگا کہ آپ کے دل میں کتنا خشوع ہے اور کتنا تقویٰ ہے۔

## ہم سب فقیر ہیں:

دوسری بات یہ کہ فارسی کی ضرب المثل ہے:

''سلامے روستائے بے غرض نیست''

اگر دیہاتی بدو کسی کو سلام کرتا ہے تو یہ سلام بھی بے غرض نہیں ہوتا' اس میں بھی کوئی مطلب پوشیدہ ہوتا ہے' بھئی! ہمارے تو سارے کام غرض کے لئے ہیں' ساری عبادتیں غرض کے لئے ہیں' اور ہم ہیں فقیر' فقیر کا کام مانگنا ہے' اور یہ کوئی عار کی بات نہیں ہے۔

شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں:

تواضع زگردن فرازاں نکوست
گدا گر تواضع کند خوئے اوست

تو فقیر کا تواضع کرنا درحقیقت تواضع کی بات نہیں ہے' اور ہم سب کے سب حق تعالیٰ شانہ کی بارگاہ عالی کے فقیر ہیں' کوئی بڑا ہو یا چھوٹا' عالم ہو یا جاہل'

HB ®
TRUSTABLE MARK
Hameed ® BROS JEWELLERS
3, Mohan Tarrace Sharhah-e-iraq Saddar Karachi. Code: 74400
Phone : 5675454, 5215551 Fax : (092-21) -5671503

کوئی نیک ہو یا بد' کوئی نبی ہو یا ولی' سارے کے سارے اس کی بارگاہ عالی میں ناک رگڑ رہے ہیں' سب فقیر ہیں' سب منگتے ہیں' سب بھکاری ہیں' ایک وہ داتا ہے' باقی سب فقیر ہیں' قرآن کریم میں ارشاد ہے:

''اے لوگو! تم سب فقیر ہو اللہ کی طرف اور اللہ غنی اور حمید ہے۔''

تم لوگ کھانے کے محتاج ہو' پینے کے محتاج ہو' بیوی کے محتاج ہو' بچے کے محتاج ہو' گھر کے محتاج ہو' کپڑوں کے محتاج ہو' الغرض ہر چیز کے محتاج ہو' ایک ایک چیز کے محتاج ہو' کوئی حد ہے تمہاری محتاجی کی؟ سینکڑوں بلکہ ہزاروں ضروریات تمہارے ساتھ لگی ہوئی ہیں' اور اللہ تعالیٰ تمہاری بے شمار حاجتیں پوری فرماتے ہیں' لیکن اس کے باوجود تم محتاج کے محتاج ہی رہے۔ سیٹھ جی کو اللہ تعالیٰ نے بہت کچھ دے رکھا ہے' مگر رہے کنگال کے کنگال۔ کیونکہ یہ اپنی ذات ہی سے محتاج ہے' اندر سے فقیر ہے' یہ غنی ہو ہی نہیں سکتا' اس کا پیٹ کبھی نہیں بھر سکتا۔

## عوام کے درمیان اور اللہ والوں کے درمیان فرق:

البتہ اللہ والوں کے درمیان اور دوسروں کے درمیان یہ فرق ہے کہ اللہ کے بندے اللہ کے محتاج بنتے ہیں اور اپنی تمام حاجتیں بارگاہ الٰہی میں پیش کرتے ہیں' اور جو لوگ اللہ سے کٹ جاتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے در پر جاتے ہیں' وہ مخلوق سے مانگتے ہیں جو بے چارے خود فقیر ہیں۔ ایک فقیر نے چند ٹکڑے جمع کئے' بھیک مانگ کر اور دوسرا فقیر اس سے مانگ رہا ہے۔ یہ تو اس سے بھی زیادہ رذیل ہے' اس سے کہا جائے کہ بھئی! بھکاری سے مانگتے ہو؟ کچھ شرم تو کرو' اس غریب نے تو اپنا کشکول خود مانگ مانگ کر بھرا ہے' کوئی ٹکڑا ادھر سے لیا' کوئی ٹکڑا ادھر سے' کسی نے کچھ دیا کسی نے کچھ' اس غریب کے پاس جو بھیک کا سامان تھوڑا بہت آیا تو وہ اس سے مانگتا ہے؟ بڑے شرم کی بات ہے' تو اللہ تعالیٰ کے سوا سب فقیر ہیں' ان سے مانگتے ہو؟ اللہ تعالیٰ سے مانگو' پرانے زمانے میں مولانا خرم علی مرحوم کی ایک نظم بہت چلا کرتی تھی' میں نے بچپن میں اپنے استاد سے سنی تھی' پہلے تو یاد تھی مگر اب تو صرف ایک دو شعر یاد رہ ہے کہ:

خدا فرما چکا قرآن کے اندر
مرے محتاج ہیں پیر و پیغمبر
جو خود محتاج ہووے دوسرے کا
بھلا اس سے مدد کا مانگنا کیا

ہم نے بچپن میں ایک لطیفہ سنا تھا کہ کوئی بادشاہ جا رہا تھا' اس کو ایک عورت مل گئی جو بے چاری بھیک مانگ رہی تھی' لیکن حسین وجمیل ایسی جیسے چاند کا ٹکڑا' رشک حور' رشک پری' بادشاہ کی اس پر نظر پڑی تو عاشق ہوگیا' اور دل میں ٹھان لی کہ اس کو ملکہ بنایا جائے' بادشاہ نے اس سے کہا کہ تم اس گداگری کی وجہ سے کیسی ذلت میں مبتلا ہو' در در کی بھیک مانگتی ہو' کیا بہتر نہیں ہوگا کہ میں تمہیں لے جاؤں اور تم سے نکاح کرلوں اور تمہیں شاہی محلات کی رانی بنادوں؟ اس نے کہا کہ ٹھیک ہے' وہ بادشاہ کے ساتھ چلی گئی۔ اب بہترین پوشاکیں' بہترین کھانے اور ہر قسم کی عیش اسے میسر تھی' جو کچھ بھی بادشاہوں کے پاس ہوتا ہے' سب اسے حاصل تھا' کس چیز کی کمی تھی؟ بادشاہ نے کچھ عرصہ کے بعد پوچھا کہ بتاؤ یہ حالت اچھی ہے یا وہ حالت اچھی تھی؟ کہنے لگی اس حالت میں مزہ نہیں آ رہا' وہ جو قسم قسم کے کھانے ملتے تھے' یہاں وہ مزہ نہیں' وہ ذائقہ نہیں ملتا۔ بادشاہ نے کہا کہ اللہ رب العزت نے اس کو شاہی محلات تو دے دیئے مگر طبیعت کی رذالت نہیں گئی' اپنی طبعی رذالت کی وجہ سے شاہی محلات میں آ کر بھی رذیل کی رذیل ہی رہی۔ تو میں عرض کر رہا ہوں کہ بھئی! تم کتنے ہی بڑے بن جاؤ' اونچے چلے جاؤ' علم وفضل کی لائن میں' دنیاوی وجاہت کی لائن میں' کسی بھی لائن میں اونچے سے اونچے چلے جاؤ' تمہارے اندر کا فقر محتاجی اور ذلت ورذالت تو تم سے جدا ہونے کی نہیں' کیونکہ وہ تمہاری اصل ہے' اور تم اصل کے اعتبار سے ایسے ہی رہو گے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ کے محتاج ہو' اپنی اصل کے اعتبار سے تم فقیر ہو' بھکاری ہو۔

## نظر جتنی بلند ہو مقصد اتنا ہی اونچا ہوگا:

باقی ایک بات ضرور ہے کہ جس قدر آدمی کی نظر اونچی ہوجاتی ہے اسی قدر اس کا مقصد اور اس کی غرض بھی بلند ہوجاتی ہے' آدمی اپنی غرض سے تو کبھی جدا ہو ہی نہیں سکتا' ہاں! کسی کی غرض گھٹیا ہوگی' کسی کی اونچی' بقول مولانا رومیؒ تم بچے کے ہاتھ سے سو روپے کا نوٹ صرف ٹافی کے بدلے لے سکتے ہو' اگر بچے کے ہاتھ میں ایک قیمتی ہیرا ہو' تم اس کو ایک ٹافی دو' اس کے بدلے میں وہ تمہیں بڑی آسانی سے ہیرا دے دے گا' کیونکہ اس کی نظر پست ہے' گھٹیا ہے' بس ٹافی تک محدود ہے' ہم لوگ دنیادار ہیں' جن کے سامنے دنیا سجی ہوئی ہے اور ہمیں اپنے عشوۂ ناز سے لبھا رہی ہے' اپنے جلوے دکھا رہی ہے' ہم اس پر ریجھ رہے ہیں' یا اپنی غرض دنیا سے وابستہ کر رہے ہیں' یہ وہ ٹافیاں ہیں جو شیطان نے ہم کو دے رکھی ہیں اور ان ٹافیوں کے بدلے وہ ہم سے ایمان کا ہیرا اڑا لیتا ہے۔

## شیطان کے بہکانے کا سامان:

تفسیروں میں آتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے شیطان کو مردود کیا تو شیطان نے کہا کہ میں انسان کو گمراہ کروں گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: شوق سے کر' کہنے لگا کہ پھر ان کو بہکانے کے لئے مجھے سامان بھی تو دیا جائے'

ایسا تو نہیں کہ کسی کے ہاتھ پاؤں باندھ کر دریا میں ڈال دو اور کہو کہ شاباش! اب تیر کر دکھاؤ' یہ تو کوئی بات نہ ہوئی' مجھے آپ نے لوگوں کو گمراہ کرنے پر لگایا ہے تو اس کا کچھ سامان بھی دیجئے۔ فرمایا: ایک تو تجھے جال دیتا ہوں شکار کرنے کے لئے' اور وہ عورت ہے' ایک تجھے نشہ دیتا ہوں لوگوں کو مسحور کرنے کے لئے اور یہ شراب ہے اور ایک تجھے نغمہ دیتا ہوں لوگوں کو اس جال میں پھانسنے کے لئے اور یہ گانے ہیں' اور شیطان ان چیزوں کو لے کر خوش ہوگیا اور کہنے لگا کہ اب کسی کو جانے نہیں دوں گا' کسی نہ کسی جال میں پھنسا کے چھوڑوں گا۔

دنیا کے نابالغ:

تو کچھ لوگ ایسے ہیں کہ جن کا مقصد دنیا ہے' ان کی نظر میں دنیا ہی بڑی چیز ہے' جیسے بچے کی نظر میں ٹافی ہیرے سے زیادہ مرغوب ہے' ہیرا اس کی نظر میں بے وقعت ہے' کیونکہ وہ اس کی قدر و قیمت سے ناواقف ہے' وہ اس کی قیمت نہیں جانتا۔ اسی طرح عام لوگ جن کی چشم بصیرت بالغ نہیں ہوئی' جن کی عقل سلیم بالغ نہیں ہوئی اور جن کو ایمانی بصیرت اور وحی کی روشنی میسر نہیں وہ دنیا کی مٹھائی پر ریجھ گئے۔ اور ان کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں جنہوں نے دنیا کی غرض کو چھوڑ کر آخرت کی غرض کو اپنا لیا۔ کیونکہ ان کی نظر میں یہ دنیا بے وقعت تھی بہ مقابلہ آخرت کی نعمتوں کے۔ یہ حضرات ان دنیاداروں سے بلند نظر نکلے' یہاں کی جتنی چیزیں ہیں یہ ان کے نزدیک مقصود نہیں بلکہ سامان زیست ہے' مقصود ان سے بالاتر ہے اور وہ ہے آخرت' جنت اور رضائے الٰہی۔

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی بلند نظری:

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ جب امیر المومنین بنے اور خلافت کے منصب پر پہنچے تو ان کی کیفیت یکسر بدل گئی' چہرے کا رنگ بدل گیا' ناز و نعمت کی زندگی بدل گئی' کسی نے کہا کہ امیر المومنین! آپ خلیفہ بننے سے پہلے بہت خوش پوش تھے' بہترین لباس پہنتے تھے' خلیفہ بن جانے کے بعد کیا ہوگیا کہ یکسر حالت بدل گئی؟ ان دونوں حالتوں کا فرق صرف ایک مثال سے واضح ہوجائے گا۔ ان کے خادم کا بیان ہے کہ ایک دفعہ حضرت نے مجھ سے فرمایا کہ بازار سے چادر خرید لاؤ (یہ ان کی خلافت کے زمانے کا قصہ ہے)۔ میں لے آیا' پوچھا کہ کتنے کی لائے ہو؟ میں نے کہا کہ پانچ درہم کی۔ ناراض ہوکر کہنے لگے کہ تم نے اتنے پیسے برباد کرنے تھے؟ اتنی مہنگی چادر خرید کر لائے ہو؟ پانچ درہم کی چادر لائے ہو؟ وہ بگڑ رہے تھے اور میں ہنس رہا تھا۔ جب وہ خوب بگڑ چکے اور مجھ پر اظہار ناراضی کر چکے' اور میں خوب ہنس چکا تو کہنے لگے کہ ہنستا کیوں ہے؟ ایک تو کام خراب کر کے آیا' اوپر سے ہنستا بھی ہے' میں نے کہا کہ حضور! مجھے ایک قصہ یاد آ گیا' جن دنوں آپ مدینہ کے گورنر ہوتے تھے' آپ نے مجھ سے کہا تھا کہ کوئی چادر لاؤ' میں بازار گیا اور ایک نفیس ترین شال لایا' اس کی قیمت تھی پانچ سو درہم' حضور نے پوچھا کہ کتنی قیمت ہے؟ میں کہا کہ پانچ سو درہم ہے۔ ہاتھ میں لے کر کہنے لگے کہ اتنی نکمی اور ایسی کھردری لائی تھی' تمہیں کوئی اچھی چادر نہیں ملی' ایسی گھٹیا چادر اٹھا لائے؟ میں یوں ہنستا ہوں کہ ایک وہ وقت تھا کہ پانچ سو درہم کی شال آپ کو کھردری لگ رہی تھی اور اس کو گھٹیا فرما رہے تھے' اور ایک آج یہ وقت ہے کہ پانچ درہم کی معمولی سی چادر لایا ہوں' یہ آپ کو بہت مہنگی لگ رہی ہے' یہ ایک مثال ہے کہ خلافت کے بعد ان کی زندگی میں ایک انقلاب آ گیا تھا' خلافت سے پہلے ایسا نفیس لباس پہنتے تھے کہ پورے مدینہ میں ایسا بہترین لباس کسی کے پاس نہیں ہوتا تھا' اور ایسی بانکی چال چلتے تھے کہ دوشیزائیں (کنواری لڑکیاں) اس چال کی نقل اتارنے کی کوشش کرتی تھیں۔ وہ عمری چال کہلاتی تھی۔ یا تو خلافت سے پہلے ناز و نعمت کا یہ عالم' یا خلافت کے بعد یہ تقشف۔

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کا ایک اور واقعہ:

ایک دن جمعہ کا خطبہ دینے دیر سے پہنچے' پہنچتے میں ذرا دیر ہوگئی' منبر پر تشریف لائے اور فرمایا کہ میں آپ حضرات سے معافی چاہتا ہوں' میرے پاس ایک ہی کرتا ہے جو صبح دھویا تھا' اور اس کے سوکھنے میں دیر ہوگئی۔ مسلمانوں کا امیر المومنین جس کی سلطنت چین سے لے کر افریقہ تک تھی' وہ مسلمانوں سے معافی مانگ رہا ہے کہ ذرا کپڑے کے سوکھنے میں دیر ہوگئی تھی' میرے پاس اس کا کوئی متبادل کپڑا نہیں تھا جس کو پہن کر آ جاتا۔ کسی نے پوچھا کہ خلافت کے بعد آپ کو کیا ہوگیا؟ گورنر پہلے بھی رہے' شاہی خاندان میں پلے پھولے' مگر خلافت سے پہلے وہ ناز و نعمت' اور خلافت کے بعد یہ تقشف اور دنیا کی لذتوں سے بے زاری؟ آخر یہ معاملہ کیا ہے؟ فرمایا کہ میرا نفس اللہ تعالیٰ نے ایسا بنادیا ہے کہ یہ کبھی چھوٹی چیز پر راضی نہیں ہوا' جب بھی مجھے کوئی مرتبہ اور کوئی منصب ملا' میرا نفس اس سے بالاتر مرتبہ و منصب کا خواستگار رہا' اور دنیا میں خلافت سے اوپر کوئی مرتبہ نہیں رہا' کسی شخص کے لئے سب سے بڑا مرتبہ یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کا خلیفہ ہو' جب اس مرتبہ پر میرا قدم پہنچا تو ساری دنیا میرے سامنے بے وقعت ہوگئی' اور اب میرا نفس آخرت کا طالب ہوگیا۔ اب دنیا کی کوئی چیز کیا حاصل کرنی ہے؟ ساری دنیا تو قدموں کے نیچے آ گئی' مجھے تو آگے جانا ہے۔

تو کچھ اللہ تعالیٰ کے بندے ایسے ہیں کہ ساری دنیا تو قدموں کے نیچے ہے' اور ان کی نظر پوری دنیا سے بالاتر ہے۔ انہوں نے دنیا کی ٹافیوں کو مقصد نہیں بنایا' آخرت کے ہیرے اور جواہرات دے کر انہوں نے دنیا کی لذتوں کو نہیں خریدا' اس لئے ان کی محنت سب سے

بلند اور ان کی نظر سب سے اونچی نکلی' اور کچھ حضرات ان سے بھی اوپر چلے گئے' ان کی نظر میں دنیا مطلوب ہے نہ آخرت' صرف اللہ کی رضا مطلوب ہے' ان میں آخرت کی اور جنت کی طلب بھی صرف اس لئے ہے کہ وہ رضائے الٰہی کا مقام ہے' اصل مطلوب صرف ذات الٰہی ہے۔ غرض ہر انسان اپنی زندگی کی کوئی غرض وغایت رکھتا ہے' گویا ہر شخص صاحب غرض ہے' باقی یہ اپنی اپنی نظر ہے کہ کسی کی غرض چھوٹی' کسی کی بڑی' کسی کی اس سے بھی بڑی۔ جس قدر کسی کی نظر بلند ہوگی' اسی قدر اس کی غرض بھی اونچی ہوگی' اور اسی قدر اس کا مقصد بھی اونچا ہوگا۔ اس لئے میں عرض کر رہا تھا کہ ہم تو ہیں فقیر' ہمارا کوئی کام غرض کے بغیر ہوتا ہی نہیں۔

## اپنی ہمت کو اونچا رکھو:

ہمارے حضرت ڈاکٹر عبدالحیٰ عارفی نور اللہ مرقدہ اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے:

ہمت بلند دار کہ پیش خدا و خلق
باشد بہ قدر ہمت تو اعتبار تو

یعنی "اپنی ہمت کو ذرا اونچا کرو' اس لئے کہ جتنی تمہاری ہمت اونچی ہوگی' اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اور مخلوق کے نزدیک بھی تمہاری قدر اتنی ہی بلند ہوگی۔"

اگر تم ایک ٹافی پر اپنا ایمان دے سکتے ہو تو تمہاری قیمت چار آنے نکلی۔ اگر دنیا کی کسی بڑی سے بڑی دولت پر تم اپنا ایمان بیچ سکتے ہو تو تمہاری قیمت اتنی ہی نکلی' اور اگر تم اس سے بھی اونچے چلے گئے اور یہ کہا کہ کیا یہ دنیا میری قیمت ہے؟ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ کیونکہ دنیا کی قیمت تو مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں۔

## طالب علمی کا واقعہ:

اپنی خود ثنائی تو نہیں کرنی چاہئے' مگر تمہیں سمجھانے کے لئے بتاتا ہوں' میری طالب علمی کا زمانہ تھا۔ حدیث شریف سے میں فارغ ہو چکا تھا' اگلی پچھلی کتابیں پڑھ رہا تھا' تو میرے دوستوں نے مولوی فاضل کے لئے یونیورسٹی میں داخلے لے لئے کہ اپنی ذاتی تیاری کرکے امتحان دے دیں گے' مولوی فاضل بن جائیں گے' ان کے ذریعہ کوئی سرکاری ملازمت مل جائے گی۔ میرے دو ساتھی تھے' انہوں نے مولوی فاضل میں داخلہ لے لیا تھا' اور اس کی تیاری کر رہے تھے' جب بھی تکرار کے لئے بیٹھتا تو وہ مجھ سے کہتے کہ تم بھی امتحان دے لو' میں کہتا کہ میں غریب آدمی ہوں' ۸۰ روپے داخلہ کی فیس ہے' اتنی میں کہاں سے ادا کروں گا؟ ایک دن ان میں سے ایک ساتھی کہنے لگا کہ تمہاری فیس میں بھر دوں گا' تم داخلے کے لئے آمادہ ہو جاؤ' میں نے کہا کہ سچ کہتے ہو؟ کہنے لگا کہ بالکل؟ میں نے کہا کہ میں پہلے تو تمہیں ٹالتا تھا' مگر اب اصل جواب سنو' وہ یہ کہ اگر یونیورسٹی کی جانب سے میرے نام خط آئے اور اس میں یہ لکھا ہوا ہو کہ آپ کا داخلہ بغیر فیس کے منظور کیا جاتا ہے' آپ ازراہ کرم فلاں تاریخ کو ہماری امتحان گاہ تشریف لے آئیں' آکر بیٹھ جائیں' کچھ نہ لکھیں' سادہ کاغذ چھوڑ کر چلے جائیں' ایک سطر بھی نہ لکھیں' آپ پر کوئی پابندی نہیں' اور آپ سے وعدہ کیا جاتا ہے کہ اس کے باوجود آپ کو یونیورسٹی میں سب سے اول نمبر قرار دیا جائے گا' بس آپ امتحان گاہ میں قدم رکھنے کی زحمت فرمائیں' میں نے کہا کہ اگر بالفرض یونیورسٹی کی طرف سے میرے نام اس مضمون کا خط بھی آجائے تب بھی میں یونیورسٹی کی امتحان گاہ میں قدم رکھنا اپنی توہین سمجھتا ہوں' اور اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ یہ مولوی فاضل کے امتحان میں کامیابی کیا چیز ہے؟ یہ عہدے اور یہ ڈگریاں کیا چیز ہیں؟ مجھے اپنی نالائقی کے باوجود اس بات پر فخر ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام پڑھا ہے' اس کے بعد مجھے کسی ڈگری کی ضرورت نہیں' وہ میرے بچپن کا لاشعوری کا زمانہ تھا' شعور تو اب بھی نہیں ہے' بچپن میں خیالات بڑے عجیب ہوتے ہیں' میرا بھائی! تم لوگ مہمان ہو' اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے ہو' دنیا تمہارے مقابلے میں کیا چیز ہے؟ اس کی کیا قیمت ہے؟ تو بھئی ہمارا تو سارا کاروبار ہی غرض پر مبنی ہے۔ باقی غرض کا پیمانہ آدمی کی ہمت سے طے ہوتا ہے' کتنی اونچی ہمت کا ہے؟ کتنا قدآور ہے؟ جس شخص کا مقصود ذات عالی بن جائے' آسمان اس کے سامنے پست ہے۔

## اللہ تعالیٰ کی ذات کو مقصد بناؤ:

اگر تم اللہ کے طالب بن جاؤ تو یہاں کی زمین کی چیزیں تو کیا تم تو آسمان سے اونچے ہو۔ میرے حضرت ڈاکٹر (عبدالحیٰ عارفی) صاحب نور اللہ مرقدہ فرمایا کرتے تھے کہ "بھئی ایک دفعہ ہم دعا مانگ رہے تھے' دعا مانگتے مانگتے خیال آیا: ارے! کس سے مانگ رہے ہو؟ رب العرش سے مانگ رہے ہو" حضرتؒ فرماتے ہیں کہ "مجھے ایسا لگا کہ آسمان میرے ہاتھوں کے نیچے آگیا' اور میرے ہاتھ عرش سے اوپر چلے گئے۔" تم جو دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے ہو' کہاں اٹھاتے ہو؟ کس داتا کے سامنے ہاتھ پھیلاتے ہو؟ ہاں! تم بارگاہ رب العزت کے سامنے ہاتھ پھیلاتے ہو' غور کرو کہ عرش کی بلندیاں اس کے سامنے کیا چیز ہیں؟ اور جب تم اس کے سامنے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہو تو کیا تم چھوٹے ہو؟ نہیں! تمہاری یہ گردن جو اس ذات عالی کے سامنے جھکے گی' کیا کسی اور کے سامنے جھک سکتی ہے؟ اور یہ ہاتھ جو اس ذات عالی کے سامنے اٹھتے ہیں' کسی اور کے سامنے اٹھ سکتے ہیں؟ دراصل ہمیں اپنی قیمت معلوم نہیں' تو بھائی ہمارا سارا کام غرض پر مبنی ہے۔

## اعتکاف کا مقصد کیا ہونا چاہئے؟

یہ اعتکاف میں بیٹھنا یہ بھی غرض پر مبنی ہے' نماز

پڑھنا یہ بھی غرض پر مبنی ہے‘ روزہ رکھنا یہ بھی غرض پر مبنی ہے‘ لیکن کسی کی غرض کچھ ہے‘ کسی کی غرض کچھ ہے ہماری ایک ہی غرض ہونی چاہئے‘ ہمارا ایک ہی مقصد ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو جائے‘ کہتے ہیں کہ سلطان محمود غزنوی نے ایک مرتبہ امتحان لیا‘ اس کے امراؤ وزرا اعتراض کرتے تھے کہ بادشاہ کو اپنے غلام (ایاز) سے بڑا تعلق خاطر ہے‘ اس کی بڑی عزت کیا کرتا ہے‘ اس کے ساتھ بڑی محبت ہے‘ حالانکہ ہم ایسے ہیں‘ ویسے ہیں‘ لیکن بادشاہ کی نظر میں ہماری اتنی عزت نہیں‘ ایک دن بادشاہ نے امتحان لیا کہ دربار میں ایک بازار لگایا‘ محل میں قیمتی سے قیمتی چیزیں جمع کر دیں اور سب کو جمع کر کے بادشاہ نے کہا کہ آپ حضرات میں سے جس کو جو چیز پسند آئے وہ لے جائے‘ وہ ہماری طرف سے ہدیہ ہے۔ ہر آدمی یہ سن کر اپنی پسند کی چیزوں کی طرف لپکا‘ جیسے بھوکا روٹی پر ٹوٹتا ہے‘ ایاز کھڑے کا کھڑا رہا‘ اس نے کسی چیز کی طرف ہاتھ نہیں بڑھایا‘ سلطان نے کہا کہ تم بھی اٹھا لو۔ ایاز نے کہا کہ حضور! کیا اجازت ہے کہ جو چیز چاہوں پسند کر لوں؟ بادشاہ نے کہا کہ ہاں اجازت ہے‘ جو چیز چاہو پسند کر لو‘ ایاز نے سلطان کے سر پر ہاتھ رکھ دیا۔ اور کہا کہ مجھے تو یہ پسند ہے۔ بادشاہ نے کہا کہ تم لوگوں کا امتحان لینا مقصود تھا‘ اور اس امتحان کا نتیجہ سب کے سامنے آ گیا‘ دیکھ لو یہ تم ہو اور یہ ایاز ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی یہ دنیا کا بازار سجا کر ہمارا امتحان لے رہے ہیں۔ اے کاش! کہ ہم بھی کہیں کہ یا اللہ! ہمیں تو آپ پسند ہیں‘ اور جب اللہ تعالیٰ ہمارا ہو گیا تو سب کچھ ہی ہمارا ہو گیا‘ تو تمام عبادات سے مقصود محض رضائے الٰہی ہے اور یہاں جمع ہونا صرف اسی رضائے الٰہی کی مشق کے لئے ہے۔

### اعتکاف کی سوغات:

اب یہاں سے اعتکاف کی کچھ سوغات لے کر جاؤ تب تو لطف ہے‘ اگر خالی برتن لے کر آئے اور خالی برتن لے کر چلے گئے پھر یہاں بیٹھنے کا کیا فائدہ؟ رہا یہ کہ یہاں سے آپ کو کیا لے کر جانا چاہئے؟ تو خوب سمجھ لو کہ یہ مسجد اللہ کا بازار ہے‘ اور یہ اعتکاف کے دن نیکیوں کی منڈی ہے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ آپ کے پاس وقت کی پونجی موجود ہے‘ اعضاء آپ کے صحیح ہیں‘ زبان چلتی ہے‘ ہاتھ پاؤں چلتے ہیں‘ جتنی زیادہ سے زیادہ نیکیاں لوٹ سکتے ہو لوٹ لو‘ اپنا ایک لمحہ بھی ضائع نہ کرو‘ اخلاق‘ آداب‘ معاشرت‘ عبادات‘ عقائد‘ ان تمام سے اپنی جھولی بھر کر لے جاؤ۔

اعتکاف کے دنوں میں چند چیزوں کی مشق کرو:

اول:...... فضول لایعنی کا ترک‘ جتنا چاہو کھاؤ جتنا چاہو سوؤ‘ لیکن التزام کر لو کہ فضول باتیں نہیں کریں گے‘ فضول کاموں میں مشغول ہونا وقت کا ضیاع ہے‘ اس سے پرہیز کرو۔

دوم:...... ذکر و تلاوت کا اہتمام کرو‘ تا کہ اعتکاف سے فارغ ہونے کے بعد بھی تمہیں ذکر و تلاوت سے مناسبت پیدا ہو جائے۔

سوم:...... اپنے رفقاء کا اکرام کرنا سیکھو اور کھانے میں آرام میں اور باقی چیزوں میں دوسرے معتکفین کا خیال کرو اور اپنی ضرورت پر دوسروں کی ضرورت کو ترجیح دینے کی مشق کرو۔

چہارم:...... رمضان المبارک کا آخری عشرہ خصوصاً طاق راتیں بہت مبارک ہیں‘ جہاں تک اپنی صحت و قوت اجازت دے‘ ان قیمتی لمحات کی قدر کرو‘ اور ان کو عبادت‘ ذکر و تلاوت‘ تسبیحات‘ درود شریف اور صلوٰۃ التسبیح سے معمور کرو‘ لیکن بھئی! اپنی صحت و قوت کا لحاظ ضرور رکھو‘ ایسا نہ ہو کہ اپنی ہمت سے زیادہ بوجھ اٹھاؤ اور پھر ہمت ہار دو۔

پنجم:...... میں نے بہت تفصیل سے ذکر کیا ہے کہ ہمارا اصل سرمایہ التجاء الی اللہ ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عالی میں اپنی حاجات پیش کرنا‘ اسی سے بھیک مانگنے کے لئے ہم نے اعتکاف کیا ہے‘ اور اس کریم داتا کے دروازے پر جمع ہوئے ہیں‘ اس لئے پوری دنیا سے یکسو اور بے نیاز ہو کر اس کریم داتا سے مانگتے رہو‘ جو جی میں آئے مانگو‘ خوب جم کر مانگو‘ گڑگڑا کر مانگو اور اس طرح آہ و زاری کے ساتھ مانگو کہ اس کریم داتا کو ہماری عاجزی‘ ہماری بے کسی و بے بسی پر رحم آ جائے۔

ششم:...... یہاں جو اصلاحی حلقے قائم ہوتے ہیں ان کی پابندی کرو‘ اور اپنے عیوب و نقائص کا مطالعہ کرو‘ اور حق تعالیٰ شانہ کے سامنے توبہ و استغفار کرو‘ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائیں اور اپنے دروازے سے کسی کو خالی ہاتھ نہ لوٹائیں۔ آمین۔

☆☆......☆☆

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85, Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 2514972-2531133

# روزے میں کوتاہیاں

# اور ان کا تدارک

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

روزے میں کوتاہیاں:

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ نے ''اصلاح انقلاب'' میں تفصیل سے ان کوتاہیوں کا بھی ذکر فرمایا ہے جو روزے کے بارے میں کی جاتی ہیں۔ اس کتاب کا مطالعہ کرکے ان تمام کوتاہیوں کی اصلاح کرنی چاہئے۔ یہاں بھی اس کے ایک دو اقتباس نقل کئے جاتے ہیں۔ راقم الحروف کے سامنے مولانا عبدالباری ندویؒ کی کتاب ''جامع المجددین'' ہے۔ ذیل کے اقتباسات اسی سے منتخب کئے گئے ہیں:

''بہت سے لوگ بلا کسی قوی عذر کے روزہ نہیں رکھتے' ان میں سے بعض تو محض کم ہمتی کی وجہ سے نہیں رکھتے' ایسے ہی ایک شخص کو' جس نے عمر بھر روزہ نہیں رکھا تھا اور سمجھتا تھا کہ پورا نہ کر سکے گا' کہا گیا کہ تم بطور امتحان ہی رکھ کر دیکھ لو' چنانچہ رکھا اور پورا ہو گیا' پھر اس کی ہمت بندھ گئی اور رکھنے لگا' کیسے افسوس کی بات ہے کہ رکھ کر بھی نہ دیکھا تھا اور پختہ یقین کر بیٹھا تھا کہ کبھی رکھا ہی نہ جاوے گا۔ یہ لوگ سوچ کر دیکھیں کہ اگر طبیب کہہ دے کہ آج دن بھر نہ کچھ کھاؤ' نہ پیو' ورنہ فلاں مہلک مرض ہو جائے گا' تو اس نے ایک ہی دن کے لئے کہا' یہ دو دن نہ کھاوے گا کہ احتیاط اسی میں ہے۔ افسوس! خدا تعالیٰ صرف دن دن کا کھانا چھڑا دیں اور کھانے پینے سے عذاب مہلک کی وعید فرمائیں اور ان کے قول کی طبیب کے برابر بھی وقعت نہ ہو؟ انا للہ وانا الیہ راجعون۔''

''بعضوں کی یہ بے وقعتی اس بدعقیدگی تک پہنچ جاتی ہے کہ روزہ کی ضرورت ہی کا طرح طرح انکار کرنے لگتے ہیں' مثلاً: روزہ قوت بہیمیہ کے توڑنے یا تہذیب نفس کے لئے ہے' اور ہم علم کی بدولت یہ تہذیب حاصل کر چکے ہیں...... اور بعضے تہذیب سے بھی گزر کر گستاخی اور تمسخر کے کلمات کہتے ہیں' مثلاً: ''روزہ وہ شخص رکھے جس کے گھر کھانے کو نہ ہو' یا بھائی ہم سے بھوکا نہیں مرا جاتا'' سو یہ دونوں فریق بوجہ انکار فرضیت صوم' بزمرۂ کفار میں داخل ہیں' اور پہلے فریق کا قول محض ''ایمان شکن'' ہے اور دوسرے کا ''ایمان شکن'' بھی اور ''دل شکن'' بھی......

''اور بعض بلا عذر تو روزہ ترک نہیں کرتے' مگر اس کی تمیز نہیں کرتے کہ یہ عذر شرعاً معتبر ہے یا نہیں؟ ادنیٰ بہانہ سے افطار کر دیتے ہیں' مثلاً: خواہ ایک ہی منزل کا سفر ہو' روزہ افطار کر دیا' کچھ محنت مزدوری کا کام ہوا' روزہ چھوڑ دیا' ایک طرح سے یہ بلا عذر روزہ توڑنے والوں سے بھی زیادہ قابل مذمت ہیں' کیونکہ یہ لوگ اپنے کو معذور جان کر بے گناہ سمجھتے ہیں' حالانکہ وہ شرعاً معذور نہیں' اس لئے گناہ گار رہوں گے۔''

''بعضے لوگوں کا افطار تو عذر شرعی سے ہوتا ہے' مگر ان سے یہ کوتاہی ہوتی ہے کہ بعض اوقات اس عذر کے رفع ہونے کے وقت کسی قدر دن باقی ہوتا ہے' اور شرعاً بقیہ دن میں امساک' یعنی کھانے پینے سے بند رہنا

واجب ہوتا ہے‘ مگر وہ اس کی پروا نہیں کرتے‘ مثلاً: سفر شرعی سے ظہر کے وقت واپس آ گیا‘ یا عورت حیض سے ظہر کے وقت پاک ہوگئی‘ تو ان کو شام تک کھانا پینا نہ چاہئے۔ علاج اس کا مسائل واحکام کی تعلیم وتعلم ہے۔‘‘

’’بعض لوگ خود تو روزہ رکھتے ہیں لیکن بچوں سے (باوجود ان کے روزہ رکھنے کے قابل ہونے کے) نہیں رکھواتے۔ خوب سمجھ لینا چاہئے کہ عدم بلوغ میں بچوں پر روزہ رکھنا تو واجب نہیں‘ لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ان کے اولیأ پر بھی رکھوانا واجب نہ ہو۔ جس طرح نماز کیلئے باوجود عدم بلوغ کے ان کو تاکید کرنا‘ بلکہ مارنا ضروری ہے‘ اسی طرح روزہ کے لئے بھی...... اتنا فرق ہے کہ نماز میں عمر کی قید ہے اور روزہ میں تحمل پر مدار ہے (کہ بچہ روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہو) اور راز اس میں یہ ہے کہ کسی کام کا دفعتہً پابند ہونا دشوار ہوتا ہے‘ تو اگر بالغ ہونے کے بعد ہی تمام احکام شروع ہوں تو یک بارگی زیادہ بوجھ پڑ جائے گا۔ اس لئے شریعت کی رحمت ہے کہ پہلے ہی سے آہستہ آہستہ سب احکام کا خوگر بنانے کا قانون مقرر کیا۔‘‘

’’بعض لوگ نفس روزہ میں تو افراط تفریط نہیں کرتے‘ لیکن روزہ محض صورت کا نام سمجھ کر صبح سے شام تک صرف جوفین (پیٹ اور شرم گاہ) کو بند رکھنے پر اکتفا کرتے ہیں۔ حالانکہ روزہ کی نفس صورت کے مقصود ہونے کے ساتھ اور بھی حکمتیں ہیں‘ جن کی طرف قرآن مجید میں اشارہ‘ بلکہ صراحت ہے کہ: ’’لعلکم تتقون‘‘ سب کو نظر انداز کرکے اپنے صوم کو ’’جسد بے روح‘‘ بنالیتے ہیں۔ خلاصہ ان حکمتوں کا معاصی ومنہیات سے بچنا ہے‘ سو ظاہر ہے کہ اکثر لوگ روزہ میں بھی معاصی سے نہیں بچتے‘ اگر غیبت کی عادت تھی تو وہ بدستور رہتی ہے‘ اگر بدنگاہی کے خوگر تھے تو نہیں چھوڑتے‘ اگر حقوق العباد کی کوتاہیوں میں مبتلا تھے تو ان کی صفائی نہیں کرتے...... بلکہ بعض کے معاصی تو غالباً بڑھ جاتے ہیں‘ کہیں دوستوں میں جا بیٹھے کہ روزہ بہلے گا اور باتیں شروع کیں‘ جن میں زیادہ حصہ غیبت کا ہوگا‘ یا چوسر‘ گنجفہ‘ تاش‘ ہارمونیم‘ گراموفون لے بیٹھے اور دن پورا کردیا۔ بھلا اس روزہ کا کوئی معتدبہ حاصل کیا؟ اتنی بات عقل سے سمجھ میں نہیں آتی کہ کھانا پینا‘ جو فی نفسہ مباح ہے‘ جب روزہ میں وہ حرام ہوگیا‘ تو غیبت وغیرہ دوسرے معاصی‘ جو فی نفسہ بھی حرام ہیں‘ وہ روزہ میں کس قدر سخت حرام ہوں گے۔ حدیث میں ہے کہ ’’جو شخص بدگفتاری و بدکرداری نہ چھوڑے‘ خدا تعالیٰ کو اس کی کچھ پروا نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔‘‘ اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ بالکل روزہ ہی نہ ہوگا‘ لہٰذا رکھنے ہی سے کیا فائدہ؟ روزہ تو ہو جائے گا‘ لیکن ادنیٰ درجہ کا۔ جیسے اندھا‘ لنگڑا‘ کانا‘ گنجا‘ اپاہج آدمی تو ہوتا ہے مگر ناقص۔

لہٰذا روزہ نہ رکھنا اس سے بھی اشد ہے‘ کیونکہ ذات کا سلب‘ صفات کے سلب سے سخت تر ہے۔‘‘

پھر حضرتؒ نے روزہ کو خراب کرنے والے گناہوں (غیبت وغیرہ) سے بچنے کی تدبیر بھی بتلائی‘ جو صرف تین باتوں پر مشتمل ہے اور ان پر عمل کرنا بہت ہی آسان ہے:

’’خلق سے بلاضرورت تنہا اور یکسو رہنا‘ کسی اچھے شغل مثلاً: تلاوت وغیرہ میں لگے رہنا اور نفس کو سمجھانا‘ یعنی وقتاً فوقتاً یہ دھیان کرتے رہنا کہ ذرا سی لذت کے لئے صبح سے شام تک کی مشقت کو کیوں ضائع کیا جائے‘ اور تجربہ ہے کہ نفس پھسلانے سے بہت کام کرتا ہے‘ سو نفس کو یوں پھسلاوے کہ ایک مہینے کے لئے تو ان باتوں کی پابندی کرلے‘ پھر دیکھا جائے گا‘ پھر یہ بھی تجربہ ہے کہ جس طرز پر آدمی ایک مدت رہ چکا ہو‘ وہ آسان ہو جاتا ہے‘ بالخصوص اہل باطن کو رمضان میں یہ حالت زیادہ مدرک ہوتی ہے کہ اس مہینے میں جو اعمال صالحہ کئے ہوتے ہیں سال بھر ان کی توفیق رہتی ہے۔‘‘

☆☆......☆☆

# باطل کے خلاف جدوجہد جاری رہے گی

## تاجدارِ ختم نبوت کے خلاف اٹھنے والی کسی آواز یا تحریک کو برداشت نہیں کیا جائے گا

### ۲۵ ویں سالانہ دوروزہ ختم نبوت کانفرنس کی روداد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام چناب نگر میں منعقد ہونے والی عظیم الشان دوروزہ ختم نبوت کانفرنس الحمدللہ نہایت کامیاب رہی۔ کانفرنس میں امسال بھی بھرپور حاضری رہی' اللہ رب العزت کے فضل وکرم' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے اور اکابر اولیأ اللہ و بزرگان دین کی برکت سے یہ اجتماع ہر سال ایک خاص شان وشوکت سے منعقد ہوتا ہے' جس میں حاضری کو تمام مکاتب فکر کے اکابر اپنے لئے سعادت سمجھتے ہیں۔

امسال بھی حضرت اقدس امیر مرکزیہ اپنی پیرانہ سالی اور ضعف کے باوجود تشریف لائے اور کانفرنس کو رونق بخشی اور کانفرنسوں کی بعض نشستوں کی صدارت فرمائی۔

کانفرنس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے قاری محمد زرین' قاری مشتاق احمد نے کیا' نصیب برادران مدرسہ ختم نبوت اچھروال' محمد شاہد عمران ساہیوال' حافظ محمد شریف منچن آباد نے نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیش کیں۔

کانفرنس سے متحدہ مجلس عمل کے سربراہ قاضی حسین احمد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی فتنہ کے خلاف تمام مکاتب فکر متحد ہیں۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی اور امت مسلمہ آخری امت ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے امت مسلمہ کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے اور جہاد کو ختم کرنے کی سازش کی۔ انگریزوں نے مسلمانوں کی قیادت علماء سے لے کر لارڈ میکالے کے نظام کے تعلیم یافتہ افراد کے ہاتھ میں دیدی۔ اللہ کی متعین کردہ "حدود" کو منسوخ کرنے کا مطالبہ کوئی مسلمان نہیں کرسکتا۔ حدود آرڈی نینس کے خلاف این جی اوز اور غیر ملکی سفارت خانوں کا پیسہ استعمال ہو رہا ہے۔ امریکی وزارت خارجہ کا امتناع قادیانیت قوانین کی منسوخی کا مطالبہ غلط ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ملک میں قادیانیوں کو بڑی مراعات حاصل ہیں۔ ان کے ساتھ کسی موقع پر امتیازی سلوک نہیں کیا جاتا۔ قادیانی جماعت نے عام قادیانیوں کو غلاموں کی طرح جکڑا ہوا ہے۔ اگر قادیانی جماعت کی اجارہ داری ختم

ابوسیّد محمد یوسف

کردی جائے تو آدھا چناب نگر قادیانیت پر لعنت بھیج کر مسلمان ہوجائے۔ دنیا میں ایسا کوئی اسلحہ یا ٹیکنالوجی نہیں بنی جو شوق شہادت کو شکست دے سکے۔ درحقیقت دنیا میں تہذیبوں کی جنگ نہیں بلکہ یہودیوں کے روڈ میپ کی تنفیذ کی جدوجہد ہورہی ہے کہ دنیا میں کسی طرح ان کی اقتدار کا غلبہ ہو۔ اتحاد' ایمانی قوت اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عہد وفا کے ذریعہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی حاصل کی جاسکتی ہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے لٹریچر میں مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابوں کے اقتباسات درج کیے گئے ہیں۔ مرزا کی اصل کتب پر کوئی پابندی نہیں' لیکن تردید قادیانیت کے لٹریچر پر پابندی کا شوشہ چھوڑا جاتا ہے۔ ہمارے ملک میں ہمارے ساتھ یہ امتیازی سلوک برتا جارہا ہے۔ مرزا قادیانی کی تحریروں کا مطالعہ کریں تو یقین ہوجاتا ہے کہ یہ تحریر کسی نبی کی نہیں ہوسکتی' میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں ہر قدم پر آپ کے ساتھ ہوں۔ متحدہ مجلس عمل اور مجلس تحفظ ختم نبوت اس لئے وجود میں آئی ہیں کہ باطل کے خلاف مشترکہ جدوجہد کی جائے۔ سینیٹر علامہ ڈاکٹر خالد محمود سومرو نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اتحاد بین المسلمین کا انٹرنیشنل اسٹیج ہے۔ مجلس کی کتب ورسائل پر پابندی کا شوشہ چھوڑنے والے قادیانیوں کو تقویت پہنچانے کی سازش کررہے ہیں۔

ختم نبوت کانفرنس کی مختلف نشستوں سے خطاب کرتے ہوئے ممتاز علمائے کرام ومقررین مولانا عبدالمجید لدھیانوی' مولانا عبدالمجید ندیم شاہ' مولانا اللہ وسایا' مولانا عبدالغفور قاسمی' مولانا عزیز الرحمن جالندھری' مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا فقیر اللہ اختر' مولانا محمد قاسم رحمانی' مولانا محمد یوسف نقشبندی' مولانا عزیز الرحمن ثانی' مولانا عبدالنعیم' مولانا عبدالستار حیدری' مولانا ذوالفقار طارق' مولانا عبدالخالق' مفتی محمد راشد مدنی' مفتی خالد محمود' مفتی خالد میر' مولانا پیر عزیز الرحمن ہزاروی' مولانا محمد ارشد الحسینی' مولانا عبدالغفور حیدری' علامہ سیّد ضیاء اللہ شاہ بخاری' مولانا محمد مراد ہالیجوی' علامہ احمد میاں حمادی' مولانا زاہد الراشدی' مولانا عبدالحمید لندن' مولانا صاحبزادہ عزیز احمد' مولانا محب اللہ' حافظ ابتسام

الٰہی ظہیر‘ علامہ خان محمد قادری‘ مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی‘ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی‘ حافظ عبدالوہاب‘ حافظ عبدالرحمٰن‘ مولانا پیر عبدالرحمٰن نقشبندی‘ مولانا فضل الرحیم‘ مولانا نورالحق نور‘ حافظ محمد ثاقب‘ مولانا محمد علی صدیقی‘ مفتی تقی الدین شامزئی‘ مولانا ضیاء الدین آزاد‘ مولانا خان محمد جمالی‘ مولانا عبدالحکیم نعمانی‘ مولانا محمد یعقوب ربانی‘ مولانا محمد طیب فاروقی‘ مولانا مسعود احمد‘ مولانا عبدالرشید جھنگوی‘ مولانا محمد حسین ناصر‘ مولانا محمد فیاض مدنی‘ محمود الحسن‘ صاحبزادہ مولانا محمد انس‘ قاری کامران احمد‘ محمد شاہد عمران‘ حافظ محمد شریف‘ مولانا قاری انوارالحق حقانی‘ ڈاکٹر دین محمد فریدی‘ صاحبزادہ حافظ مبشر محمود‘ حافظ محمد شریف‘ مولانا قاضی احسان احمد‘ خواجہ عبدالماجد صدیقی‘ مولانا محمد ادریس اور دیگر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے خود کو ”محمد رسول اللہ“ قرار دے کر اسلام اور نبوت محمدیہ سے بغاوت کا ارتکاب کیا ہے۔

پوپ کے خطاب میں توہین رسالتؐ پر مشتمل جملے اور امریکی اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کی رپورٹ میں توہین رسالت کے قانون کے خلاف ہرزہ سرائی مغرب اور عیسائی دنیا کے اسلام دشمن رویئے کی ترجمانی کر رہے ہیں۔ پاکستان میں قادیانیت کو کسی صورت میں پنپنے نہیں دیا جائے گا۔ وطن عزیز لاکھوں مسلمانوں کی جانوں کی قربانی دے کر اس لئے نہیں بنایا گیا کہ اس میں قادیانیت کو فروغ ہو اور قادیانی عقائد کی ترویج و اشاعت ہو۔ ہم عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ امریکی رپورٹس قادیانیوں کی شہ پر مرتب کی جارہی ہیں۔ بیرون ملک قادیانی‘ پاکستان کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈے میں مصروف ہیں جس کی وجہ سے آئے دن بین الاقوامی سطح پر پاکستان کے خلاف مغربی میڈیا زہر اگلتا رہتا ہے۔ قرآن وحدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آخری نبی قرار دیا گیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابلہ میں جس شخص نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا یا کرے گا‘ امت مسلمہ سنت صدیقی پر عمل کرتے ہوئے اس کو اس کے منطقی انجام تک پہنچا کر ہی دم لے گی۔ قادیانیوں نے غیر اسلامی عقائد ونظریات کو اسلام باور کرانے کی ناپاک جسارت کر کے اسلام کو بین الاقوامی سطح پر بدنام کرنے کی سازش کی ہے۔ امتناع قادیانیت سے متعلق قوانین کا ملک میں نفاذ پاکستانی عوام کے دل کی آواز ہے۔

دریں اثناء مقررین نے اپنی تقریروں میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کرنے پر پوپ کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ نبیوں کی توہین کرنے کا طریقہ یہودیوں کا تھا یا قادیانیوں کا ہے۔ پاکستان ہزاروں سیّدزادیوں‘ حافظ قرآن بیٹیوں اور خداو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لینے والی عورتوں کی قربانی دے کر اس لئے نہیں حاصل کیا گیا کہ یہاں پر قادیانیوں کی بالادستی ہو بلکہ اس ملک میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت ورسالت کا سکہ چلے گا۔ ہم پاکستان کو قادیانیت سے پاک کر کے ہی دم لیں گے اور اس کے لئے آئین اور قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے جدوجہد جاری رکھیں گے۔ بدنامی اور ناکامی عقیدۂ ختم نبوت کی آہنی دیوار سے سر پھوڑنے والے قادیانیوں اور ان کے سرپرستوں کا مقدر بن چکی ہے۔ مرزائیت کے پٹارے میں سوائے بے سروپا اور بلند بانگ دعووں کے اور کچھ نہیں۔ ختم نبوت کانفرنس کے اس عظیم الشان اجتماع میں تمام مکاتب فکر کی نمائندگی نے ثابت کر دیا ہے کہ امت مسلمہ قادیانیت کی سرکوبی کے لئے یک جان ومتحد ہے۔ قادیانی‘ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اسلام کے غدار ہیں‘ وہ ملک میں اختلاف وانتشار پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ جنرل پرویز مشرف صاحب اپنے سیّد ہونے کا ثبوت دیں اور اپنے نانا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باغیوں اور آپ کی توہین میں ملوث قادیانیوں کے خلاف سخت سے سخت اقدامات اٹھائیں۔ پاکستان میں جتنی شرارتیں ہو رہی ہیں‘ اس میں قادیانیوں اور ان کے سرپرستوں کا ہاتھ ہے۔ شمالی وزیرستان اور بلوچستان کے واقعات میں ان کی شمولیت خارج از امکان نہیں۔ اخبارات گواہ ہیں کہ گیارہ ستمبر کے واقعہ کے بعد دنیا بھر میں لاکھوں افراد نے اسلام قبول کر کے اپنے آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں داخل کر لیا ہے۔ حدود آرڈی نینس کو متنازعہ بنانے کے معاملہ میں بھی قادیانیوں کی شرارت ہے۔ قادیانی اس وقت اسلام دشمن قوتوں کے فرنٹ لائن ایجنٹ کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ عقیدۂ ختم نبوت کے باغیوں کا دنیا کے آخری سرے تک تعاقب کیا جائے گا۔ عقیدۂ ختم نبوت کی آواز دنیا کے ہر گھر تک پہنچ کر رہے گی۔ پوپ نے توہین رسالت کا ارتکاب کر کے پاپ کیا ہے۔ توہین رسالت پر مشتمل اقتباسات کو تقاریر میں ذکر کر کے پوپ پوری دنیا کو توہین رسالت کی راہ پر ڈالنا چاہتا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور پوپ بینیڈکٹ ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں۔ پوپ جیسے گستاخ رسول اس قابل نہیں کہ کسی مذہبی گروہ کی قیادت کر سکیں۔ عیسائی دنیا پوپ کو اس کے منصب سے معزول کر دے۔ گستاخان رسول نے یہ وطیرہ بنالیا ہے کہ وہ پہلے توہین رسالت کا ارتکاب کرتے ہیں اور پھر معافی مانگنے کا ڈھونگ رچاتے ہیں۔ ہم پوپ کی معافی کو مسترد کرتے ہیں اور توہین رسالت کو مذہبی دہشت گردی قرار دیتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرامؓ واہل بیتؓ کی ذات پر انتہائی رکیک حملے کئے ہیں۔ پاکستان کی دھرتی

تاجدار ختم نبوت کے غلاموں کی دھرتی ہے'اس دھرتی پر تاجدار ختم نبوت کے خلاف اٹھنے والی کسی آواز یا تحریک کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔عقیدہ ختم نبوت کے مخالفین کے سامنے گھٹنے نہیں ٹیکیں گے۔ استعمار قادیانیوں کی سرپرستی کررہا ہے۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ فوت ہوگئے ہیں تعلیمات نبویؐ کے یکسر خلاف ہے۔

اس موقع پر صاحبزادہ سعید احمد'صاحبزادہ رشید احمد' صاحبزادہ نجیب احمد'مولانا محمد طیب لدھیانوی' مفتی محمد بن مفتی محمد جمیل خان' قاری فیض اللہ چترالی'مفتی محمد طاہر مکی اور دیگر علمائے کرام بھی موجود تھے۔ کانفرنس کے حوالے سے جو قراردادیں پیش کی گئیں'وہ درج ذیل ہیں۔

☆......یہ اجتماع امریکی اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے بین الاقوامی مذہبی آزادی کے بارے میں رپورٹ میں پاکستان میں رائج قادیانیت سے متعلق قوانین کی منسوخی کے مطالبے کی شدید مذمت کرتا ہے اوراسے پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت قرار دیتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں کے ایما پر اس قسم کی غلط اور بے بنیاد رپورٹوں کی اشاعت کا سلسلہ بند کیا جائے۔

☆...... یہ اجتماع ملک میں انتظامیہ کی قادیانیت نوازی کی مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں کی بے جا حمایت اور انہیں آئین وقانون سے بالاتر مراعات کی فراہمی کا سلسلہ ترک کردیا جائے۔

☆......یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ حدود آرڈی نینس کو قرآن وسنت سے ہم آہنگ رکھا جائے اور اس میں غیر ضروری تبدیلیاں کرکے اس کو غیر اسلامی بنانے کی کوششیں ترک کردی جائیں۔

☆......یہ اجتماع ملک میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور حکومت سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں کی اسلام اور ملک دشمن سرگرمیوں پر آئین اور قانون کے تحت یکسر پابندی عائد کی جائے۔

☆......یہ اجتماع عقیدۂ ختم نبوت کے حوالے سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مطبوعات پر پابندی کا شوشہ چھوڑنے کو قادیانی سازش قرار دیتے ہوئے اس عزم کا اعادہ کرتا ہے کہ عقیدۂ ختم نبوت سے متعلق کتب ورسائل پر کسی بھی قسم کی پابندی کو کسی قیمت پر قبول نہیں کیا جائے گا اور ہر سطح پر اس کے خلاف آئینی وقانونی جدوجہد کی جائے گی۔

☆...... یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ ناموس رسالت کے تحفظ کے قانون'امتناع قادیانیت سے متعلق قوانین اور آئین کی دیگر اسلامی دفعات کے خلاف ہر قسم کی ہرزہ سرائی اور اخبارات' جرائد اور ٹی وی چینلز پر ان کے حوالے سے مذاکروں اور مباحثوں پر پابندی عائد کرتے ہوئے اس کو قابل تعزیر جرم قرار دیا جائے۔

☆......یہ اجتماع عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے عظیم رہنما صاحبزادہ طارق محمودؒ کی وفات کو امت مسلمہ کے لئے بالعموم اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے لئے بالخصوص عظیم سانحہ قرار دیتا اور امید کرتا ہے کہ ان کی اولاد بھی عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اپنا تن من دھن وقف کردے گی۔

☆......یہ اجتماع عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شہداءٔ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ مفتی نظام الدین شامزئیؒ مفتی محمد جمیل خانؒ اور مولانا نذیر احمد تونسویؒ کے قاتلوں کی سالہا سال گزرنے کے باوجود عدم گرفتاری کو مجرمانہ غفلت قرار دیتے ہوئے قاتلوں کی گرفتاری کا مطالبہ کرتا ہے۔

☆......یہ اجتماع پوپ کی جانب سے گستاخی اور توہین رسالت کے ارتکاب کی شدید مذمت کرتا ہے۔گستاخانِ رسول نے یہ وطیرہ بنالیا ہے کہ پہلے وہ توہین رسالت کا ارتکاب کرتے ہیں اور پھر معافی مانگنے کا ڈھونگ رچاتے ہیں'ہم تمام گستاخانِ رسول کی معافی کو مسترد کرتے ہیں' ہماری نظر میں مرزا غلام احمد قادیانی اور پوپ ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں۔

الحمدللہ! کانفرنس کامیابی سے اختتام پذیر ہوئی' اللہ رب العزت محض اپنے فضل وکرم سے اس سعی کو قبول فرماکر قیامت کے دن آقائے دو عالم' خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت پوری جماعت' تمام مقررین اور شرکاء کو عطا فرمائے۔آمین ☆☆

نوٹ: یہ پیشکش یکم شوال ۱۴۲۷ھ تک کیلئے ہے

علماء کرام کیلئے خصوصی پیشکش

علماء کرام کے اہل خانہ کے لئے ہمارے ہاں سے زیورات کی خریداری پر کسی بھی قسم کی گھڑائی جڑائی نہیں لی جائے گی' مزید بصورت واپسی اصل سونے کی قیمت جب چاہیں واپس حاصل کریں

خادم علماء حق: حاجی الیاس عفی عنہ

سنارا جیولرز

ائمہ مساجد بھی اس پیشکش سے فائدہ اٹھائیں

صرافہ بازار میٹھادر کراچی نمبر 2 فون: 2545080-2545805

# مذاہب عالم میں بنت حوا کا مقام

محمد اطہر شمسی کیرانوی

## عورت کے متعلق دو مختلف نظریات:

عورت کیا ہے؟ عورت کا مقام و مرتبہ کیا ہے؟ اس کے حقوق و فرائض کیا ہیں؟ یہ وہ عقدہ ہائے لاینحل ہیں جن کی گرہ کشائی میں صدیوں سے دنیا کے جواں فکر و دانشور، دیدہ ور مفکرین، بلند پایہ شعراء، اعلیٰ ادباء نیز فلاسفر اور مذہبی رہنما مصروف ہیں۔ جب ہم دنیا بھر کے سرمایہ ادب پر نگاہ دوڑاتے ہیں تو ہمیں عورت کے متعلق دو انتہائی موافق اور مخالف نظریات ملتے ہیں:

## پہلا نظریہ:

پہلے نظریہ کے مطابق عورت اوصاف حمیدہ کا ایک حسین مرقع، فرشتہ صفت، وفا کی دیوی، پیکر عفت، اندھیروں کا اجالا، ایثار کی مورت، عقیدت کا مجموعہ، معصوم دوست، پریشان زیست کا سکون، خلوص کا مجسمہ اور سراسر سرچشمۂ شفقت ہے، لیکن یہ نظریہ مبنی برحقیقت نہ ہوکر شاعرانہ خیال آفرینیوں، افراط و تفریط اور غلو سے پر ہے، اس فکر کے بانی عاشقان لب و رخسار شعراء اور غیر حقیقت پسند ادباء ہیں جو کہ حقیقت سے آنکھیں موند کر تمام تر مذہبی اور تمدنی نیکیاں صرف اور صرف عورت میں ہی مستقر مانتے ہیں۔

## دوسرا نظریہ اور یونان میں اس کے اثرات:

دوسرے نظریہ کے مطابق عورت ایک ناپاک وجود سے عبارت ہے، دنیا میں تمام تر برائیوں کا سرچشمہ بدی کا منبع، فتنہ و فساد کا سوتہ، غارت گر ایمان، آراستہ مصیبت اور سبب لعنت یہی عورت ہے۔ چنانچہ ایک یورپین مفکر کا قول ہے کہ "میں مرد کو اس لئے پسند نہیں کرتا کہ وہ مرد ہے، بلکہ اس لئے پسند کرتا ہوں کہ وہ عورت نہیں ہے" مشہور یونانی فلاسفر سقراط نے کہا تھا کہ "دنیا میں عورت سے زیادہ فتنہ و فساد کی کوئی چیز نہیں" ایک دوسرے شہرت یافتہ یونانی فلاسفر افلاطون کا خیال کچھ اس طرح ہے: "سانپ کے ڈسنے کا علاج موجود ہے، لیکن عورت کے شر کا کوئی علاج نہیں، اس لئے اگر ممکن ہو تو اس مجسمۂ شر کو ذلت کے آخری غار میں پھینک دو" یونان میں ان افکار کی مقبولیت کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہاں عورت کو پیشانی کی ذلت تصور کیا جانے لگا، یونانی لوگ عورت کو بھیڑ بکری کی طرح بیچنے اور اسے ذاتی ملکیت کی طرح استعمال کرنے لگے۔

## مغرب میں عورت کی زبوں حالی:

جرمنی، انگلینڈ اور فرانس جن کی اترن پہننا آج کے مغرب زدہ لوگ سرمایہ افتخار اور باعث وقار سمجھتے ہیں، وہاں بھی اسلام کے طلوع سے قبل عورت کو ایک ذلیل مخلوق اور بدی کا منبع سمجھا جاتا تھا۔ چنانچہ مشہور برطانوی مفکر سرطاس لکھتا ہے کہ: "میں قسم کھا کر یہ بات کہتا ہوں کہ ہم دس برس میں بھی وہ برائیاں نہیں سوچ سکتے جن کی منصوبہ بندی عورت ایک لحہ میں کرسکتی ہے۔" اس کا نتیجہ تھا کہ مغربی لوگ عورت کے ساتھ ہر ممکن سلوک روا رکھتے تھے۔ منڈیوں میں باقاعدہ طور پر صنف نازک کی خرید و فروخت کی جاتی تھی۔

## چین میں صنف نازک کی حالت زار:

دنیا کی شہرت یافتہ تہذیب چین میں بھی عورت کی حالت دگرگوں تھی، وہاں کے دانشور کہتے تھے کہ عورت ایک پھل کی مانند ہے جو دیکھنے میں خوش رنگ ہو لیکن ذائقہ میں تلخ۔ چینی لوگوں میں یہ عام دستور تھا کہ نکاح کے بعد دلہن کا باپ خود اپنی بیٹی کو ایک کوڑا مارتا تھا اور پھر یہ کوڑا اپنے داماد کو دے کر آواز بلند کہتا تھا کہ آج کے بعد تم بھی اس سے یہی کام لیتے رہنا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ ہر عورت کی طرح میری بیٹی بھی پیکر فساد ہے۔

## صنف نازک پر تہذیب مصر کی ستم ظریفی:

مصری تہذیب جس نے کہ پوری دنیا میں اپنی عظمت کے پرچم لہرائے اور اپنی بلندی کا لوہا منوایا اس کا حال کچھ اس طرح ہے:

"مصر کا فرعون اپنی بہن تک سے شادی کرلیتا تھا، دیوی دیوتاؤں کو خوش کرنے کی خاطر مصر میں عورت کی قربانی دی جایا کرتی تھی۔ دریائے نیل کی رضا حاصل کرنے کے لئے کنواری دوشیزہ کو لقمہ اجل بنا دیا جاتا تھا۔ غرض یہ کہ عورت کی زندگی کو مصر میں ذرا بھی وقعت حاصل نہیں تھی، تعمیر و ترقی کے میدان

میں عورت کوکوئی اختیار حاصل نہیں تھا' مرد کی مکمل تقلید عورتوں کا مقدر بن چکی تھی۔''

## قدیم ہندوستان اور اہل عرب میں عورت کی حالت زار و نزار:

قدیم ہندوستان میں بھی بیوہ عورت کو جینے کا کوئی حق حاصل نہیں تھا' چنانچہ اسے اپنے شوہر کی نعش کے ساتھ ہی نذر آتش کر دیا جاتا تھا' یہ رسم تو آج بھی ہندوستان کے بعض علاقوں میں اپنے بال و پر نکالنے کے لئے بہت سی عورتوں کو اپنا لقمۂ تر بناتی رہتی ہے۔ عورت کو اہل عرب بالخصوص اور فلسطین کے لوگ بدشگونی سے تعبیر کرتے تھے' عورتوں کو زندہ درگور کر دینا ان کا عام معمول تھا۔

## تہذیب جدید کی حقیقی صورتحال:

تہذیب جدید کی وہ ظاہری چمک دمک جو لیلائے مشرق کو جلوہ گاہ مغرب کی جانب متحرک رکھتی ہے' اس کا حال بھی ان قدیم تہذیبوں سے کچھ مختلف نہیں' فرق صرف لفظی ہے' دورِ قدیم میں عورت سے جو کام اسے سامانِ عیش اور خادم بے مول کہہ کر لئے جاتے تھے دورِ جدید کی مغربی تہذیب اس سے وہی کام حریت نسواں اور حقوق نسواں کے خوبصورت نعروں کی آڑ میں لے رہی ہے۔ عورت کو گھر کی محفوظ چہار دیواری سے گھسیٹ کر شاہراہ عام پر تو لے آیا گیا ہے' لیکن صنف نازک آج بھی اس کی قیمت سے محروم ہے۔ اس کے دوشِ ناتواں پر گھر کی ذمہ داریاں تو برقرار ہیں ہی ساتھ ہی اسے معاشی انتظام کی فکر بھی لاحق ہوگئی ہے۔

## الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے:

مقام افسوس اور حیرت ہے کہ مغربی تہذیب خود عورت کے ساتھ انتہائی ناروا سلوک کرنے کے باوجود بھی اس کا الزام مذہبِ مساوات اسلام کے سر باندھنے کے لئے پر تول رہی ہے۔ ہماری معلومات کے مطابق اس طرح کی اولین الزام تراشی مترجم قرآن ایڈورڈ ولیم نے کی تھی چنانچہ ایڈورڈ رقم طراز ہے:

*"The fatah point of islam is the degardation of women." (Selection from Kuran. Edvard Villium)*

یعنی اسلام کا تباہ کن پہلو اس کا عورت کو حقیر درجہ دینا ہے ایڈورڈ ولیم کی *Selections from Kuran* کی اشاعت کے بعد یہ بات اس قدر زبان زد ہوئی کہ ہر کس و ناکس اس الزام کو دہرانے لگا جیسا کہ وہ کوئی مسلمہ حقیقت ہو' اس الزام تراشی کا سلسلہ ہنوز برقرار ہے۔

## مذکورہ الزام کا تحقیقی جائزہ:

اسلام میں عورت کے درجہ کو *Degardation* سے تعبیر کرنا محض ایک دھوکہ ہے۔ اسلام میں مرد کو برتری حاصل ہے نہ عورت کو کمتری کا سامنا۔ برتری اور کمتری کا معیار قرآنی بیان کے مطابق تقویٰ ہے نہ کہ تذکیر و تانیث۔ اسلام کا نقطۂ نظر یہ نہیں ہے کہ عورت' مرد سے کم ہے بلکہ اس کا کہنا ہے کہ عورت' مرد سے مختلف ہے' اس کے نظریہ کے مطابق چونکہ مرد اور عورت دونوں حیاتیاتی اور تخلیقی اعتبار سے الگ الگ صنف ہیں اور صلاحیتوں کے اعتبار سے بھی مختلف ہیں' لہٰذا ان دونوں کا دائرۂ عمل بھی الگ الگ ہونا چاہئے' ورنہ یہ تو بالکل ویسا ہی ہوگا جیسا کہ کسی ڈاکٹر یا ٹیچر کے متعلق کہا جائے کہ وہ انسانیت کی کوئی بڑی خدمت صرف اسی صورت میں انجام دے سکتا ہے جب کہ اس کو نرسنگ ہوم یا اسکول سے نکال کر میدانِ کارزار میں طبع آزمائی کا موقع دیا جائے اور کوئی فوجی صحیح معنوں میں شہریوں کے لئے اسی وقت مفید ثابت ہوسکتا ہے جبکہ اس کو ہسپتال کا ڈاکٹر مقرر کیا جائے' یہ ایک احمقانہ بات ہوگی۔ کیونکہ ڈاکٹر ٹیچر اور فوجی تینوں کی صلاحیتیں مختلف ہیں' اس لئے ان کے میدان کار بھی الگ الگ ہونے چاہئیں۔

عورت اور مرد کے سلسلہ میں اسلام میں موجود تمام احکام دونوں کے درمیان موجود اسی تخلیقی اور حیاتیاتی فرق پر مبنی ہیں۔ بالفاظ دیگر اسلام میں مرد اور عورت کے درمیان فرق مقام عمل کے لحاظ سے نہ کہ درجہ کے اعتبار سے۔

## بائبل کا بیان اور قرآن کا اس پر تبصرہ:

معلوم تاریخ کے مطابق اسلام وہ پہلا مذہب ہے' جس نے تحریف شدہ بائبل کے اس بیان کی بھی تردید کی ہے' جس میں کہا گیا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے جنت سے نکالے جانے کا سبب دنیا کی پہلی عورت حضرت حوا علیہا السلام تھیں (پیدائش باب ۲'۳) چنانچہ قرآن کہتا ہے کہ جب ان دونوں نے درخت کا مزہ چکھ لیا تو دونوں کی شرمگاہیں ان پر کھل گئیں (ملاحظہ ہو الاعراف:۲۲) واضح ہو کہ یہاں درخت چکھنے کی بات حضرت آدم اور حضرت حوا علیہا السلام دونوں کے متعلق کہی گئی ہے نہ کہ صرف حضرت حوا کے متعلق یہ پیغمبر اسلام ہی کی تعلیمات کا نتیجہ تھا کہ جس ماحول میں عورت کو باعث ننگ تصور کیا جاتا تھا وہیں حضرت امامہ بنت حمزہ کی پرورش کے لئے تین تین صحابہ حضرت علیؓ' حضرت زید بن حارث اور حضرت جعفرؓ مدعی تھے۔ ہندوستان میں ستی کی رسم کی لارڈ ولیم بینٹنگ سے بھی قبل اسلام نے ناجائز قرار دیا اور بیوہ عورتوں کے لئے تحفظ کا سامان کیا۔

☆☆..........☆☆

# عبرتناک انجام

افتخار احمد' جرمنی

مرزا غلام احمد قادیانی نے محدث' مجدد' امام مہدی' نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ پر ایسا بیہودہ اور شرمناک الزام لگایا' جسے پڑھ کر نہ صرف سر شرم سے جھک جاتا ہے' بلکہ عقل انسانی بھی ایسی گندی ذہنیت رکھنے والے شخص کے دعوؤں پر مفلوج ہو کر رہ جاتی ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی اپنی کتاب کشتی نوح میں لکھتے ہیں:

"مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینہ سے زیادہ نہیں مجھے عیسیٰ بنایا گیا' پس اسی طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔" (کشتی نوح مندرجہ روحانی خزائن ج:۱۹' ص:۵۰ از مرزا قادیانی)

مرزا غلام احمد کے آنجہانی ہونے کے بعد پہلے گدی نشین حکیم نورالدین جن کو قادیانی جماعت خلیفہ اوّل کے نام سے پکارتی ہے اور جن کے بارے میں مرزا غلام احمد قادیانی خود اور پھر ان کے بیٹے یہ روایت کرتے ہیں کہ وہ انتہائی گندے شخص تھے جو مدتوں نہیں نہاتے تھے' ایسے بدبودار قادیانی خلیفے گھوڑے پر سوار کہیں جا رہے تھے کہ بحکم الٰہی گھوڑا جو کہ ایک وفادار جانور ہے بدک اٹھا' خلیفہ جی کا پاؤں رکاب میں پھنس گیا' گھوڑا سرپٹ بھاگتا رہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ڈاکا ڈالنے والی جماعت کے خلیفہ کی ہڈیاں چٹخاتا رہا' گھوڑا جب رکا تو قدرت اپنا حساب پورا کر چکی تھی' زخموں نے گنگیر کی صورت اختیار کر لی اور بستر مرگ پر ایڑھیاں رگڑتے رگڑتے عذاب الٰہی دنیا ہی میں جھیلتے ہوئے ملک عدم سدھار گئے۔

اس کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی کا عیاش بیٹا مرزا محمود احمد جسے قادیانی جماعت فضل عمر اور خلیفہ ثانی کے نام سے جانتی ہے' عین عالم شباب میں جماعتی خلیفہ بنا تو اس جنسی بھیڑیے نے قادیان اور بعد میں چناب نگر (ربوہ) آ کر ایسی ایسی گھناؤنی حرکتیں کیں کہ شرم بھی شرما گئی' ان کی رہائش گاہ جسے قصر خلافت کا نام دیا گیا تھا' قصرِ خباثت کہلوائی' وہ تمام لوگ جو ان واقعات کے عینی شاہد ہیں بتاتے ہیں کہ قصرِ خلافت میں صرف عقیدتوں کا خراج ہی بھینٹ نہیں چڑھا بلکہ مختلف حیلے اور بہانوں سے یہاں عصمتیں بھی لٹتی رہیں' اس مقدس عیاش نے شکار گرفت میں لانے کی خاطر نہایت دلکش پھندے لگا رکھے تھے' اسے معصوم لڑکیوں کے کپڑے اتارنے کا ایسا سلیقہ آتا تھا کہ اس کے عشرت کدے (قصر خلافت) میں زیارت کو جانے والی بہت ساری عورتیں اپنا شباب لٹا کر اور عزت گنوا کر آئیں۔ عورتیں تو ایک طرف اس ظالم نے مرد اور نو جوان بھی نہیں چھوڑے' خدائے برتر ایسے انسان کو کبھی معاف نہیں کرتے' جنہوں نے مذہب کی آڑ میں عصمتوں پر ڈاکے ڈالے ہوں' اس نام نہاد خلیفہ کی بدکرداریوں پر جماعت کے اپنے ہی لوگوں کے تبصرے' اعداد و شمار' شواہدات' حلفی بیانات' مباہلے' قسمیں اور حکومت کو درخواستیں ایسی ہیں کہ انسان اس "فضل عمر" کو صدی کا سب سے بڑا بدکردار سمجھتے ہیں ذرا بھی تامل نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ کا عذاب بھی اس پر اس کے گناہوں کے مطابق نازل ہوا اور زندگی کے آخری بارہ سال میں بستر مرگ پر ایڑیاں رگڑتے رگڑتے مثال عبرت بن گئے۔ انہیں آخری ایام میں دیکھنے والے کہتے ہیں کہ ان کی شکل و صورت کسی جنونی پاگل جیسی تھی' فالج کی وجہ سے سر ہلاتے' بکری کی طرح ممناتے' سر کے بال جو کہ نہ ہونے کے برابر تھے اور داڑھی کو نوچتے' بستر پر کی گئی اپنی ہی نجاست سے ہاتھ منہ بھر لیا کرتے تھے' ان کے اپنے ہی ایک بیان پر کہ جماعت میں اٹھانوے فیصد منافق شامل ہیں' اس پر جماعت کو ان کے پاگل ہونے کی افواہ اڑانی پڑی' ایک لمبا عرصہ اذیت اٹھانے کے بعد جب دنیا سے اٹھے تو لمبا عرصہ ایک ہی حالت میں لیٹنے کی وجہ سے لاش اکڑ کر مرغے کا چرغہ بن چکی تھی' ٹانگوں کو رسیوں سے باندھ کر بمشکل سیدھا کیا گیا اور چہرے پر گھنٹوں ماہرین سے خصوصی میک اپ کروا کر مرکری بلبوں کی تیز روشنیوں میں لاش کو اس طرح رکھا گیا کہ چہرے پر مصنوعی نور نظر آئے (اللہ تعالیٰ ایسے انجام اور ایسے قادیانی نور سے ہر مسلمان کو محفوظ رکھے۔ آمین) تدفین کے بعد عزیز و اقارب اور پوری جماعت نے سکھ کا سانس لیا۔

موروثی وراثت اور چندوں سے [illegible] لوٹنے کا

سلسلہ جاری رکھنے کی خاطر انہی کے بڑے بیٹے مرزا ناصر احمد تیسرے گدی نشین ہوئے۔ ظالمؔ بے رحم اور مسکراہٹ سے عاری سپاٹ چہرے والے یہ قادیانی حضور بہت بڑے کبوتر باز اور گھڑ دوڑ کے رسیا تھے' ان کے اس شہنشاہی شوق نے ربوہ میں ایک غریب شخص کی دوران گھڑ دوڑ جان بھی لے لی۔ جماعتی خلیفہ بننے کے بعد ان کے سینکڑوں کبوتروں کو ٹی آئی کالج جہاں کہ وہ پرنسپل ہوا کرتے تھے سے قصرِ خلافت منتقل کرنے کا معاملہ کافی دنوں تک ایک دلچسپ مسئلہ بنا رہا' جماعتی اکابرین اس شوق کو خلیفہ کی شان کے خلاف سمجھتے تھے جبکہ مرزا ناصر احمد اپنے کبوتروں سے جدا نہیں ہونا چاہتے تھے۔ ربوہ ہی کے مولوی تقی نے اس پر بڑا دلچسپ تبصرہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ یہ مغل کوئی بازی ترک کرنے پر تیار نہیں ہوتے۔ اٹھہتر سال کی عمر میں فاطمہ جناح میڈیکل کالج کی اٹھائیس سالہ ایک ایسی طالبہ کو یہ کہتے ہوئے اپنے عقد میں لے لیا کہ: آج دولہا اپنا نکاح خود ہی پڑھائے گا' جس پر ان کے اپنے صاحبزادے مرزا لقمان نے ڈورے ڈال رکھے تھے' نتیجتاً دونوں باپ بیٹوں میں باقاعدہ ایک مخاصمت کا آغاز ہوگیا' چڑھتی دھوپ اور ڈھلتی چھاؤں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی دوڑ تھی جو تجربے نے جیتی۔ لال لگام والے بوڑھے عاشق نے اپنے از کار رفتہ اعضاء میں جوانی کی امنگیں بھرنے کے لئے خلیفہ نورالدین جو کہ حکیم بھی تھے کہ بنائے گئے نسخے ''زد جام عشق'' کے علاوہ دوسرے حکماء کے کشتوں کا استعمال شروع کیا جو راس نہ آیا اور جسم پھول کر کپا ہوگیا اور آناً فاناً اللہ تعالیٰ کی گرفت میں آکر کشتوں ہی کی آگ میں جھلس کر ملک عدم سدھار گئے۔

منہ میں پان' ہاتھ میں چھڑی' لیڈیز سائیکل پر گھومنے والے مرزا طاہر احمد جب جماعت کے چوتھے گدی نشین ہوئے تو ان کے بڑے سوتیلے بھائی مرزا رفیع احمد اسے اپنا حق سمجھتے ہوئے سراپا احتجاج بن کر اپنے حواریوں سمیت سڑکوں پر آ گئے۔ جنہیں قوت بازو سے اپنے گھروں میں دھکیل دیا گیا۔ مرزا طاہر احمد جو اپنے گدی نشین ہونے کی سودے بازی اپنی بیٹی کا رشتہ مرزا ناصر احمد کے آوارہ اور عیاش بیٹے مرزا لقمان کو بہت پہلے دے کر کر چکے تھے' اپنے ہدف پر آسانی سے پہنچ گئے۔ فرعونی عادات کے مالک مرزا طاہر احمد کی کسی کی بھی بات نہ ماننے کی شروع ہی کی عادت نے نہ صرف خود بلکہ پوری جماعت کو بھی دنیا بھر میں ذلیل کیا۔ زبان درازی ہی کی وجہ سے ملک بدر ہوئے۔ ان کے دور میں کسی بھی شخص کی عزت محفوظ نہیں تھی' وہ جب چاہتے اور جہاں چاہتے پل بھر میں سامنے والے کو ذلیل وخوار کر دیتے' انہوں نے ایک شاہی فرمان بھی جاری کیا تھا کہ کوئی بھی شخص بات کرتے وقت ان کی طرف نہیں دیکھے گا بلکہ نظریں جھکا کر بات کرے گا' درجنوں بوڑھے قادیانی جن میں جماعت کے مربی اور امراء بھی تھے' ان کے ظالمانہ فیصلوں کی تاب نہ لا کر دنیا ہی سے چل بسے' دوسروں کی بیٹیوں کو سدا سکھی رہنے کی دعائیں دینے والا یہ شخص دس لاکھ کا حق مہر رکھوانے کے باوجود بھی اپنی بیٹی کو طلاق سے نہ بچا سکا۔ ان کی فرعونیت کی داستانیں بکھری پڑی ہیں' جن سے ایک تاریخ لکھی جا سکتی ہے۔ ہومیو پیتھک کے ڈاکٹر کہلوانے کے شوقین تھے اور ان کا یہی شوق کئی معصوموں کی جان لے بیٹھا' آخری چند سالوں میں جھوٹ اس دیدہ دلیری سے بولا کہ گناہ لکھنے والے فرشتے بھی الامان والحفیظ کہتے ہوئے بھاگ گئے' جھوٹ کی انتہا پر پہنچتے ہوئے ایک روز بیس کروڑ احمدیوں کی جماعت ہونے کا دعویٰ داغنے کے ساتھ لعنت اللہ علی الکاذبین کا ورد کر بیٹھے۔ خدا تعالیٰ نے اپنا فیصلہ سنایا اور اس جھوٹے گدی نشین کی ایسی درگت بنی جسے دیکھ کر پوری قادیانی جماعت خوف سے کانپ اٹھی' قدرت خدا کہ کہ اس عبرتناک انجام کو قادیانی ٹی وی رضائے الٰہی سے خود ہی دنیا بھر میں براہ راست دکھاتا رہا' امامت کے دوران عجیب وغریب حرکات کرتے رہے' کبھی باوضو اور کبھی بے وضو ہی نمازیں پڑھاتے رہے' رکوع کی جگہ سجدہ اور سجدے کی جگہ قیام اور کبھی دوران نماز ہی یہ کہتے ہوئے گھر کو چل دیئے کہ ٹھہرو ابھی وضو کر کے آتا ہوں۔ غرض کہ اپنے پیشرووں کی طرح گرتے پڑتے اٹھتے بیٹھتے' لیٹتے' روتے جان نکلی۔

اللہ تعالیٰ کا غضب اس پر بھی کم نہ ہوا اور جب میت دور دراز سے آئے ہوئے پرستاروں کے دیدار کے لئے رکھی گئی تو چہرہ سیاہ ہونے کے ساتھ لاش سے اچانک تعفن اٹھا اور پھر پوری دنیا نے براہ راست قادیانی ٹی وی پر اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ فوراً پرستاروں کو کمرے سے باہر نکال کر لاش بند کر کے تدفین کے لئے روانہ کر دی گئی۔ بقول ایک قادیانی شاعر: ''ہے حال یہی ہوتا آیا فرعونوں کا ہامانوں کا''

نوٹ: اگر کسی شخص کو مضمون ہذا سے تکلیف پہنچی ہو تو معذرت خواہ ہوں لکھنے کا مقصد کسی کی توہین کرنا ہرگز نہیں' ہمارا ایمان ہے کہ زندگی اور موت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے وہ جب چاہے اور جیسے چاہے بندے کو اپنے پاس بلاتا ہے' مگر چونکہ قادیانی جماعت عقیدۂ ختم نبوت پر مضبوطی سے قائم رہنے اور اس کی حفاظت کرنے والوں اور حق کو پہچان کر انہیں چھوڑ کر چلے جانے والوں کی عبرتناک موت کی پیشگوئیاں اور من گھڑت کہانیاں دنیا کے سامنے پیش کرتی رہتی ہے' اس لئے انہیں آئینہ خرافات دکھایا جا رہا ہے تاکہ وہ دیکھ سکیں کہ دوسروں پر لعنتیں بھیجنے' بددعائیں کرنے اور دنیا ہی میں ذلیل وخوار ہونے کی پیشگوئیاں کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ نے کیا کیا پھٹکاریں ڈال کر انہیں انجام عبرت تک پہنچایا۔

☆☆............☆☆

# خبروں پر ایک نظر

## مولانا محمد حسین ناصر کا دورہ سندھ

سکھر (رپورٹ: محمد مبشر/محمد انس) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے مبلغ مولانا محمد حسین ناصر نے اندرون سندھ مختلف شہروں کا دورہ کیا' جن میں سکھر' پنو عاقل' گھوٹکی' کندھ کوٹ' شکار پور' ہالیجی شریف وغیرہ جماعتی احباب سے ملاقات کی مساجد میں درس دیا اور فتنہ قادیانیت سے مسلمانوں کو آگاہ کیا' انہوں نے کہا کہ حدود آرڈی نینس کو ختم کرنے کے پیچھے قادیانی لابی کام کر رہی ہے اور مسلمان انشاء اللہ ان کے عزائم کو خاک میں ملا دیں گے۔ مولانا نے کہا کہ قادیانی یہود و نصاریٰ کی ایجنسیوں کا کام کر رہے ہیں' اس کا ایک بہت بڑا ثبوت حالیہ دنوں میں پیش آیا کہ جب مرزا طاہر جہنم رسید ہوا تو چناب نگر سے سینکڑوں قادیانی برطانیہ اپنے پوپ کے جنازے میں شرکت کے لئے گئے لیکن ان لوگوں کو ویزا لینے کے لئے برٹش ایمبیسی نہیں جانا پڑا بلکہ برٹش ایمبیسی والے چناب نگر ان کو ویزا دینے کے لئے خود گئے کیونکہ مرزا قادیانی برطانیہ کا ہی تو خود کاشتہ پودا تھا اور اس وقت بھی مرزائی پاکستان سے زیادہ برطانیہ کے وفادار ہیں' لیکن ہم قادیانیوں کو دعوت اسلام دیتے ہیں کہ اگر جہنم سے بچنا چاہتے ہو اور جنت میں داخل ہونے کا ارادہ ہے تو مرزا قادیانی پر لعنت برسا کر محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دامن رحمت میں پناہ لے لو۔ اس موقع پر مولانا محمد حسین ناصر مختلف شہروں میں مقامی جماعتوں کا انتخاب ہوا' جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

### سکھر:

سرپرست: حضرت مولانا ابو محمد خطیب میمن مسجد سکھر' امیر: آغا سید محمد شاہ' نائب امیر اول: مفتی عبدالباری خطیب اللہ والی مسجد' نائب امیر دوم: مولانا اسعد میمن خطیب گول مسجد' نائب امیر سوم: قاری محمد حنیف ہری مسجد' ناظم: مولانا عبداللطیف اشرفی خطیب الفاروق مسجد' نائب ناظم: مولانا شجاع الرحمٰن مدنی مسجد' خازن: حاجی رشید احمد' ناظم تبلیغ: قاری عبدالرحمٰن شمسی مسجد' مولانا نذیر احمد مہر عثمانیہ مسجد' پریس سیکریٹری: حافظ محمد زمان ربانیہ مسجد' آفس سیکریٹری: مولانا حق نواز اعوان۔

### پنو عاقل:

سرپرست: حضرت مولانا میاں عبدالجبار سجادہ نشین درگاہ عالیہ ہالیجی شریف' امیر: قاری عبدالتواب الحسینی' نائب امیر اول: قاری عبدالحمید شیخ' نائب امیر دوم: حاجی بہرام خان' نائب امیر سوم: ماسٹر عبدالرحمٰن شیخ' ناظم: قاری عبدالقادر چاچڑ' نائب ناظم اول: حافظ عبداللہ شیخ' نائب ناظم دوم: غلام شبیر شیخ' نائب ناظم سوم: محمد رمضان شیخ' ناظم تبلیغ' مفتی محمود الحسن چنہ' ناظم نشر و اشاعت قاری حماد درانی' خازن عبدالغفار شیخ' ناظم دفتر: قاری مسعود الحسن انہڑ۔

### گھوٹکی:

سرپرست: پیر طریقت حضرت مولانا عبدالمجید چنہ مہتمم جامعہ بدر العلوم گھوٹکی' نائب سرپرست: سید نور محمد شاہ' امیر: مولانا خالد حسین الحسینی' نائب امیر اول: مولانا محمد امین' نائب امیر دوم: مفتی امام الدین گھوٹو' ناظم: مولانا محمد ہارون چنہ' نائب ناظم: مولانا حسین احمد گھوٹو' ناظم تبلیغ: مولانا سیف اللہ کلوڑ' خازن: قاری محمد حسین گھوٹو' ناظم نشر و اشاعت: مولانا عبدالمالک بھٹو۔

## عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کا انتخابی اجلاس

سکھر (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا اجلاس دفتر ختم نبوت میں قاری خلیل احمد بندھانی کی صدارت میں ہوا' جس میں قاری خلیل احمد نے مجلس تحفظ ختم نبوت کی نئی انتظامیہ' سرپرست مولانا ابو محمد' امیر آغا سید محمد شاہ' نائب امیر اول: مفتی عبدالباری' خطیب اللہ والی مسجد' نائب دوم: مولانا سعد اللہ خطیب گول مسجد' نائب امیر سوم: قاری محمد حنیف خطیب ہری مسجد' ناظم: مولانا عبداللطیف اشرفی خطیب الفاروق مسجد' نائب ناظم: مولانا شجاع الرحمٰن خطیب مدنی مسجد' ناظم تبلیغ: قاری عبدالرحمٰن خطیب شمسی مسجد' مولانا نذیر احمد مہر خطیب عثمانیہ مسجد' خازن: حاجی رشید احمد' پریس سیکریٹری: حافظ محمد زمان خطیب ربانیہ مسجد' آفس سیکریٹری مولانا حق نواز اعوان کو منتخب ہونے پر مبارک دی' اس موقع پر قاری خلیل احمد' مولانا محمد حسین ناصر مبلغ سکھر نے اپنے مختصر بیان میں کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بزرگوں کی پُرخلوص محنت سے قادیانیوں کا فتنہ واپس برطانیہ کوچ کر گیا ہے اور برطانیہ برمنگھم میں مجلس تحفظ ختم نبوت نے ایک مرکز قائم کیا ہے' جس سے پورے یورپ میں فتنہ قادیانیت کا تعاقب جاری ہے۔ ۶/ اگست کو برطانیہ میں ختم نبوت کانفرنس میں مسلمانوں نے ہزاروں کی تعداد میں

شرکت کرکے یہ ثابت کردیا کہ یورپ میں قادیانیت کا فتنہ ختم کرکے دم لیں گے۔ قاری خلیل احمد بندھانی نے مزید کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت ہمارے ایمان کی بنیاد ہے اور ہم ناموس رسالت اور عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے اپنی جان قربان کرنا سعادت سمجھتے ہیں‘ انہوں نے کہا کہ ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی نے تیرہ دن بحث کے بعد متفقہ فیصلہ سناتے ہوئے قادیانیوں کو کافر قرار دیا تھا‘ قومی اسمبلی میں مرزائیوں کے پوپ ناصر سے ۱۳ دن سوال ہوئے اب قادیانی یورپ میں شور مچاتے ہیں کہ ہمارے خلاف یکطرفہ فیصلہ ہوا ہے‘ اگر کسی قادیانی کے اندر ہمت و جرأت ہے تو اب آ جائے مناظرے کے لئے نبی کی شان تو بہت اونچی شان ہے کوئی مرزائی مرزا قادیانی کو شریف انسان ثابت کردے تو ہم اس کو منہ مانگا انعام دیں گے۔ آخر میں قاری خلیل احمد بندھانی کے اعزاز میں عشائیہ دیا جس میں قاری جمیل احمد‘ محمد شکیل شیخ اور درجنوں لوگوں نے شرکت کی۔

### یونین کونسل سلطان پور تعلقہ پنوعاقل:

امیر: مولوی ایم حبیب اللہ انڈھڑ‘

ناظم: عزیز الرحمٰن‘

ناظم تبلیغ: عبدالحکیم سائر‘

ناظم نشرواشاعت: عبداللہ‘

خازن: مولوی عبیداللہ‘

### گوٹھ والو انڈھڑ:

امیر: محترم محمد یوسف‘

ناظم: حافظ محمد عالم‘

ناظم نشرواشاعت: حافظ قائم الدین‘

ناظم تبلیغ: مولانا محمد عابد‘

خازن: محمد حسین‘

### گوٹھ حاجی عبدالحئی:

امیر: الحاج عبدالحئی‘

ناظم: عبدالماجد‘

ناظم تبلیغ: عبدالحفیظ‘

نشرواشاعت: نعیم اللہ‘

خازن: عبداللہ۔

### جوناس یونین کونسل ہانجی شریف:

امیر: حافظ سیماب الدین‘

ناظم: مولوی عبدالشکور‘

ناظم تبلیغ: مولوی شاہ سعود‘

ناظم نشرواشاعت: ذوہیب علی‘

خازن: حافظ اورنگزیب۔

### ابراہیم گوٹھ:

امیر: حافظ عبدالرب‘

ناظم: قاری عبدالمحسن‘

ناظم تبلیغ: مولانا بشیر احمد‘

ناظم نشرواشاعت: حافظ عبدالوہاب‘

خازن: عبدالحق۔

## حدود آرڈی نینس میں ترمیم‘ حدود اللہ کے احکامات سے کھلی نافرمانی ہے

گمبٹ (نمائندہ خصوصی) کسی بھی حکمران کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے قانون میں ترمیم کی گستاخی کرے‘ حدود آرڈی نینس میں ترمیم اللہ تعالیٰ کے احکامات سے بغاوت اور کھلی نافرمانی ہے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گمبٹ کے امیر حکیم عبدالواحد بروہی‘ عبدالسمیع‘ عبدالصمد مدنی اور عبداللطیف شیخ نے اپنے مشترکہ بیان میں کیا اور انہوں نے کہا کہ حدود اللہ میں تبدیلی اللہ کے عذاب کو دعوت دینا ہے‘ حکمران امریکی اشارے پر ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت ملک میں فحاشی‘ عریانی اور بے حیائی کو عام کرنا چاہتے ہیں‘ حدود آرڈی نینس کے ذریعے خواتین کے حقوق پر کھلا ڈاکا ہے‘ جس کو عوام کسی بھی صورت میں برداشت نہیں کریں گے اور انہوں نے مزید کہا کہ حکومت کی صفوں میں موجود سیکولر عناصر خواتین کے حقوق کے تحفظ کے نام پر حدود قوانین کا خاتمہ کرنا چاہتے ہیں تاکہ ملک میں مغربی تہذیب و ثقافت کی راہ میں حائل سب سے بڑی رکاوٹ کو دور کیا جاسکے‘ حدود قوانین جو براہ راست قرآن وسنت سے اخذ کردہ ہیں ان میں انسانی ترمیم کی ہرگز گنجائش نہیں ہے‘ آخر میں انہوں نے کہا کہ مسلمان قوم خواب غفلت سے بیدار ہوجائیں اور باطل قوتوں کا ڈٹ کر مقابلہ کریں ہر قیمت پر اسلامی تشخص اور حدود اللہ کا دفاع کیا جائے گا۔ دریں اثنا عقیدۂ ختم نبوت کے لئے امت مسلمہ ہر قربانی دینے کے لئے تیار ہے‘ اسلام اور عقیدۂ ختم نبوت لازم وملزوم ہیں‘ پاکستان دشمن قوتیں قادیانیت کے نیٹ ورک کو مضبوط کررہے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گمبٹ کے امیر حکیم عبدالواحد بروہی نے اپنے بیان میں کیا اور انہوں نے کہا کہ قادیانیت نے اسلامی عقائد کو توڑ مروڑ کر ایک نیا دین ایجاد کیا ہے‘ ملک کے اندر قائم این جی اوز کے پیچھے بھی قادیانیت کا ہاتھ ہے‘ ملک کی نظریاتی اور جغرافیائی سرحدوں کے تحفظ کے لئے ضروری ہے کہ قادیانیت آرڈی نینس پر سختی سے عمل کرایا جائے‘ پریس سیکریٹری عبداللطیف شیخ نے اپنے بیان میں کہا کہ امیر شریعت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے اپنی زندگی کو دو کاموں کے لئے وقف کردیا تھا‘ ایک عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ اور دوسرا ہندوستان سے انگریزوں کا انخلاء قادیانی آئین پاکستان کے خلاف ورزی کرتے ہوئے انتخابی فہرستوں کا بائیکاٹ کررہے ہیں۔ یہ آئین سے غداری ہے‘ تمام مسلمانوں کو مل کر عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جدوجہد کرنی چاہئے اور

انہوں نے کہا کہ سب سے بڑا اور خطرناک فتنہ قادیانیت ہے' جنہوں نے رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت پر حملہ کیا' قادیانیت کے خاتمہ تک ہماری جدوجہد جاری رہے گی۔ شہید ناموس رسالت عامر چیمہ کو سلام پیش کرتے ہیں جس نے گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کیا اور اس عمل کے نتیجے میں اسے شہید کیا گیا۔

## کتب ختم نبوت پر پابندی ناقابلِ برداشت ہے' حکومت ہوش کے ناخن لے

اسلام آباد (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام دفتر ختم نبوت میں شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالروف امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی زیر صدارت اجلاس منعقد ہوا' جس میں مولانا عبدالوحید قاسمی' مولانا احسان اللہ' مولانا عبدالحلیم قاسمی' مولانا اسد اللہ' مولانا عزیز الرحمٰن' مولانا عظیم' مولانا عزیز الرحمٰن ثانی' مولانا محمد طیب فاروقی' مولانا خالد میر' مولانا خالد مبین اور دیگر نے شرکت کی۔ علماء کرام نے کہا کہ ختم نبوت کی کتب پر پابندی ناقابلِ برداشت ہے اور حکومت ہوش کے ناخن لے۔ اس وقت موجودہ حکومت اپنے آقا امریکا کے حکم پر جہاں قادیانیوں کی حفاظت کررہی ہے' وہاں قادیانیوں کے منصوبوں کی تکمیل کا کام سرانجام دے رہی ہے۔ پاکستان کی سول کورٹ سے لے کر سپریم کورٹ تک پاکستان ہی نہیں بیرون پاکستان کئی ممالک نے قادیانیوں کے کفر اور ارتداد کا فیصلہ دیا ہے۔ پاکستان کی قومی اسمبلی ۱۹۷۴ء میں متفقہ طور پر قادیانیوں کو کافر قرار دے چکی ہے' لیکن موجودہ حکومت قادیانیوں کو اپنی گود میں بٹھا کر پال رہی ہے اور قادیانیوں کی وہ کتب جو کفریہ' توہین رسالت اور اشتعال انگیز عبارات پر مشتمل ہیں' حکومت کی سرپرستی میں شائع ہورہی ہیں لیکن قادیانیوں کی غلیظ ترین کتب سے حوالہ جات اخذ کرکے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے امت کو اس گمراہی سے بچانے کے لئے جو رسائل شائع کئے ان پر پابندی لگانا حکومت کی آئینِ پاکستان سے کھلم کھلا غداری ہے۔ علماء کرام نے کہا کہ اگر حکومت ان حرکتوں سے باز نہ آئی تو تحفظ ناموس رسالت کے لئے اتنی بڑی تحریک چل پڑے گی جو موجودہ حکومت کے اقتدار کو لے ڈوبے گی۔ علماء نے کہا کہ ۱۴/ستمبر بروز جمعرات کو تمام مکاتب فکر کا ایک اجلاس طلب کرلیا ہے' جس میں ختم نبوت کی کتب پر حکومت کے غیر آئینی فیصلہ کے خلاف احتجاج کرنے کیلئے فیصلے کئے جائیں گے۔

## سانحہ ارتحال

قاری امتیاز الرحمٰن الحاج خواجہ محمد اشرف لورالائی کے فرزند ارجمند تھے۔ لورالائی کا خواجہ خاندان عرصہ دراز سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے وابستہ چلا آرہا ہے۔ خواجہ اشرف کے والد محترم بقید حیات ہیں۔ ہر سال ختم نبوت کانفرنس منعقد کراتے ہیں اور ختم نبوت کانفرنس لورالائی کی جامع مسجد میں منعقد ہوتی ہے جس کے روح رواں خواجہ صاحب ہوتے ہیں۔ چند سال قبل خواجہ صاحب کے جواں سال فرزند ارجمند علامہ نیاز الرحمٰن حیدری انتقال فرماگئے' ابھی ان کا صدمہ تازہ ہی تھا کہ خواجہ صاحب کو دوسرے نوجوان بیٹے کے انتقال کے سانحہ سے دوچار ہونا پڑا' مرحوم ہنس مکھ نوجوان حافظ وقاری اور فعال ورکر تھے۔ سال رواں کے دوران لورالائی' ژوب ختم نبوت کانفرنسوں میں مرحوم نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا' بلکہ لورالائی سے ژوب تک تھکا دینے والے سفر کے لئے انہوں نے گاڑی کا انتظام کیا' اور حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کی قیادت میں لورالائی سے ژوب تک قافلہ کے روح رواں رہے اور تھکاوٹ نہیں ہونے دی اور دوران سفر راحت وآرام کا خیال رکھا اور برخوردارانہ انداز میں خدمات سرانجام دیں۔ اللہ پاک مرحوم کی خدمات کو اپنی بارگاہ عالیہ میں منظور ومقبول فرما کر ان کی اور والدین کی نجات کا ذریعہ بنائیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر حضرت خواجہ خان محمد دامت برکاتہم' حضرت مولانا سید نفیس الحسینی مدظلہ' مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد اکرم طوفانی اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔ دریں اثنا مدرسہ دارالہدیٰ کلاب جیل ضلع خیر پور میرس سندھ کے شیخ الحدیث استاذ العلماء حضرت مولانا غلام محمد گزشتہ دنوں انتقال کرگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت شیخ الحدیث جمعیت علماء ہند کے رکن بھی رہے ہیں' حضرت کا جنازہ شیخ الحدیث حضرت مولانا یعقوب سومرو لاڑکانہ والے نے پڑھائی' حضرت کے جنازے میں سائیں سید عبداللہ شاہ بخاری مدظلہ' مفتی عبدالقادر' شیخ الحدیث مدرسہ ٹھیڑی' جمعیت علماء اسلام ضلع خیر پور کے امیر شیخ الحدیث حضرت مولانا میر محمد میرک' مفتی ادریس کنڈیارو' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مجلس شوریٰ کے رکن حضرت مولانا قاری خلیل احمد بندھانی سکھر' قائد ملت اسلامیہ حضرت مولانا علی شیر حیدری' حضرت مولانا رمضان نعمانی' علاوہ ازیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع خیر پور کے مبلغ مولانا محمد فیاض مدنی نے نمازِ جنازہ میں شرکت کی۔ ضلع خیر پور میرس کا یہ تاریخی جنازہ تھا جس میں اکثر علماء کرام کی تعداد تھی حضرت نے لاکھوں کی تعداد میں اپنے شاگرد چھوڑے ہیں' حضرت مجلس تحفظ ختم نبوت کے رضاکاروں سے بے پناہ محبت کرتے تھے' ہر سال گمبٹ میں ختم نبوت کانفرنس میں سرپرستی فرماتے تھے لیکن اس سال بیماری کی وجہ سے حضرت کانفرنس میں حاضر نہ ہوسکے' اللہ رب العزت حضرت کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

REGD. NO. 33-100

# عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت سے تعاون

## شفاعتِ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذریعہ

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوتِ اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سدباب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد و مدارس کے ذریعہ مبلغین کی تیاری
- دفاترِ ختم نبوت، دار التصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

**ان تمام صدقاتِ جاریہ میں شرکت کے لئے**
**زکوٰۃ، صدقات، خیرات، فطرہ، عطیات عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کو عنایت فرمائیں**

### ترسیلِ زر کا پتہ

**دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان**

فون: 4583486-4514122، فیکس: 4542277

اکاؤنٹ نمبر: 3464 یو بی ایل حرم گیٹ برانچ، ملتان۔

**جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی**

فون: 2780337 فیکس: 2780340

اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک، سوری ٹاؤن برانچ

نوٹ: مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں

نوٹ: رقوم دیتے وقت
مد کی صراحت ضروری ہے
تاکہ شرعی طریقے سے
مصرف میں لایا جاسکے

اپیل کنندگان:

| | | |
|---|---|---|
| (مولانا) خواجہ خان محمد | سید نفیس الحسینی | (مولانا) عزیز الرحمن |
| امیر مرکزیہ | نائب امیر مرکزیہ | ناظم اعلیٰ |